99

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 12۔ ستمبر 2011

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) (سٹینڈنگ آرڈرز) صنعتی و تجارتی ملازمت، پنجاب 2011
(مسودہ قانون نمبر 38 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (سٹینڈنگ آرڈرز) صنعتی و تجارتی ملازمت، پنجاب 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) میٹرنٹی بینیفٹ، پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 39 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) میٹرنٹی بینیفٹ، پنجاب 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

101

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تیسواں اجلاس

سوموار، 12 - ستمبر 2011

(یوم الاثنین، 13- شوال المکرم 1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 6 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ
أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ
حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٤٥﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٤٦﴾
أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٤٧﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا
إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ
سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا
فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٩﴾
يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٥٠﴾

سورۃ النّحل 45 تا 50

کیا جو لوگ بری بری چالیں چلتے ہیں اس بات سے بے خوف ہیں کہ اللہ ان کو زمین میں دھنسا دے یا (ایسی طرف سے) ان پر عذاب آ جائے جہاں سے ان کو خبر ہی نہ ہو (45) یا ان کو چلتے پھرتے پکڑ لے وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے (46) یا جب ان کو عذاب کا ڈر پیدا ہو گیا ہو تو ان کو پکڑ لے۔ بے شک تمہارا پروردگار بہت شفقت کرنے والا اور مہربان ہے (47) کیا ان لوگوں نے اللہ کی مخلوقات میں سے ایسی چیزیں نہیں دیکھیں جن کے سائے دائیں

سے (بائیں کو) اور بائیں سے (دائیں کو) لوٹتے رہتے ہیں (یعنی) اللہ کے آگے عاجز ہو کر سجدے میں پڑے رہتے ہیں (48) اور تمام جاندار جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب اللہ کے آگے سجدہ کرتے ہیں اور فرشتے بھی اور وہ ذرا غرور نہیں کرتے (49) اور اپنے پروردگار سے جو ان کے اوپر ہے ڈرتے ہیں اور جو ان کو ارشاد ہوتا ہے اس پر عمل کرتے ہیں (50)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دل میں کسی کو اور بسایا نہ جائے گا
عِشق رسولؐ پاک بُھلایا نہ جائے گا
وہ خود ہی جان لیں گے جتایا نہ جائے گا
ہم سے تو اپنا حال سنایا نہ جائے گا
ہم کو جزا ملے گی عِشق رسولؐ کی
دوزخ کے آس پاس بھی لایا نہ جائے گا
مانے گا ان کی بات خدا حشر میں نصیر
بے مصطفیٰؐ خدا کو منایا نہ جائے گا

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں نے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ میرے لئے نہایت ہی قابل احترام ہیں میں آپ سے پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ جب سپیکر بول رہا ہو تو اس کی بات سن لیا کریں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں ایک عورت ہونے کے ناتے، ایک پاکستانی ہونے کے ناتے اور ایک مسلمان ہونے کے ناتے اس کی اجازت چاہتی ہوں اور میں بہت مختصر بات کروں گی لیکن آپ مجھے اس کی اجازت دیں۔ اگر آپ مجھے اجازت نہیں دیں گے تو میں ایک مسلمان ماں، بہن اور بیٹی ہونے کے ناتے کس دروازے پر جا کر آواز بلند کروں۔

جناب سپیکر: آپ مجھے بات تو کر لینے دیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ اپنے لیڈر آف دی اپوزیشن سے ذرا پوچھیں کہ ہماری ایڈوائزری کمیٹی میں کیا بات ہوئی ہے اور سب نے متفقہ طور پر بات کی ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران اس میں important issues ہوتے ہیں۔۔۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف بھی میرے بھائی ہیں، اگر بہنیں چھوٹی بھی ہوں تو ماؤں کے برابر ہوتی ہیں اور میں اس پورے ایوان کی ماں کے طور پر آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں، پورے پنجاب کی ماں کے طور پر آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ اگر آپ مجھے اس موضوع پر بھی بات کرنے نہیں دیں گے اور میں بہت مختصر بات کرنا چاہتی ہوں تو پھر مجھے بہت افسوس ہے کہ میں کون سا دروازہ کھٹکھٹاؤں۔ اگر یہ دروازہ بھی ایک ماں کے لئے بند ہے۔

جناب سپیکر: کس نے آپ کے لئے دروازہ بند کیا ہے اور کون کر سکتا ہے؟

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! آپ بات کرنے نہیں دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں ایسا نہیں ہے، ایک منٹ مجھے بات کرنے دیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ اور کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور

ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ میں ان کی بات سن لوں اور باقی تمام معزز ممبران کے لئے میں گزارش کروں گا کہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر کوئی محترم یا محترمہ نہ لے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! بات صرف یہ ہے کہ چکوال کی ایک ساڑھے چودہ سال کی بیٹی کی سات مردوں اور ایک ایم این اے صاحب نے عزت لوٹی ہے اور ساڑھے چار مہینے تک وہ مارے مارے پھرتی رہی پولیس نے اس کا کیس درج نہ کیا۔ آخر عدالت نے اس کی ساری جانچ پڑتال کرنے کے بعد کیس درج کیا۔ اس ایم این اے اور ان لوگوں کو کیوں گرفتار نہیں کیا جا رہا، کیا ہم ایم این ایز اور ایم پی ایز ماؤں بہنوں کی عزت تباہ کرنے کے لئے ہیں؟ میں ان کا نام نہیں لینا چاہتی لیکن پورا میڈیا جانتا ہے کہ وہ کون ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ براہ مہربانی سپیکر صاحب آپ پنجاب پولیس اور ڈی پی او چکوال کو حکم دیں کہ وہ اس معاملے کی دیکھ بھال کریں۔

جناب سپیکر: آپ کافی سینئر پارلیمنٹیرین ہیں آپ یہ چیز in writing لے کر آئیں اور میرے دفتر میں اس کو جمع کروائیں اس کے بعد ہم اس کا notice لیں گے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں آپ کے دفتر میں نوٹ کروا دیتی ہوں لیکن جب بات اتنی سی ہو ہی گئی ہے تو میں وہ نام بتا دیتی ہوں کہ وہ نام ایاز امیر صاحب کا ہے جو کہ چکوال کی بیٹیوں کے ساتھ کر رہے ہیں۔ میں چکوال کی بیٹی اور ماں ہوں اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتی۔

جناب سپیکر: جی، میں نے آپ کو کسی کا نام لینے کا نہیں کہا۔ آپ کی بہت مہربانی، آپ لکھ کر دیں۔ جی، پہلا سوال راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ) صاحب کا ہے تشریف فرما ہیں؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! on his behalf Question No.482.

(معزز ممبر نے راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

راولپنڈی چاندنی چوک مری روڈ سے صادق آباد چراہ چوک تک سڑک کی توسیع وکشادگی کا مسئلہ

*482: راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چاندنی چوک مری روڈ سے صادق آباد چوک (چراہ چوک) تک سڑک کی توسیع کشادگی اور خوبصورتی کے سلسلہ میں موجودہ حکومت کیا منصوبہ بنا رہی ہے؟

(ب) مذکورہ منصوبہ کب شروع ہوگا اور کب تک مکمل ہوگا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ، سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ راولپنڈی کے تحت ابھی تک چاندنی چوک مری روڈ سے صادق آباد تک سڑک کی توسیع وکشادگی اور خوبصورتی کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(ب) جب بھی ایسا کوئی حکم مذکورہ منصوبہ کے متعلق حکومت کی جانب سے جاری ہوگا تو اس پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ پہلے ذرا اپنی پارٹی سے پوچھ لیا کریں۔ آپ پوچھتے نہیں اور میرے خیال میں آپ ان کے کہنے کے مطابق چلتے بھی نہیں ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! rules کے مطابق جو بزنس اسمبلی میں آجائے تو وہ پورے ایوان کی پراپرٹی ہوتا ہے۔ جس پارٹی کے معزز ممبر نے put کیا ہو وہ اس پارٹی کی پراپرٹی نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: دیکھیں! کئی چیزیں ایسی ہیں جو بیٹھ کر ہماری کمیٹی میں طے ہوتی ہیں لیکن آپ ان کو honour نہیں کرنا چاہتے تو مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں نے آپ کی اسی بات پر ruling بھی مانگی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں ruling کی بات نہ کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! چار مہینے پہلے جناب ڈپٹی سپیکر اس کرسی پر تشریف فرما تھے تو میں نے اس بات پر ruling مانگی تھی۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں مجھ سے ruling نہ لیں، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ نے میرے اس حق کو چیلنج کیا ہے کہ میں ضمنی سوال کر سکتا ہوں یا نہیں؟ میں اس سلسلے میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ چار مہینے پہلے جب ڈپٹی سپیکر صاحب اس Chair پر تشریف فرما تھے تو میں نے ان سے یہ ruling مانگی تھی کہ rules and regulation کے تحت۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

چودھری احسان الحق نولاٹیا: جناب والا! آپ مجھے rules and regulation کی بات کرنے دیں۔ میں نے آپ سے ایک ruling مانگی تھی۔

جناب سپیکر: آپ کی ruling pending ہے میں اس پر ruling بھی دے دوں گا۔

چودھری احسان الحق نولاٹیا: جناب سپیکر! میری بات تو مکمل ہونے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں یہ صرف آپ کا ٹائم نہیں ہے۔

No, this is not only your time, it is House time also.

چودھری احسان الحق نولاٹیا: جناب والا! میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے۔۔۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! معزز ممبر کو میڈیا میں آنے کا شوق ہے تو وہ کسی اور طرح سے آئیں. This is no way.

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): میں ان سے پوچھ رہا ہوں۔ کیا ان کے پاس نولاٹیا صاحب، چودھری شوکت محمود بسراء صاحب دو ہی بندے رہ گئے ہیں۔ کیا ان کو اسمبلی کے rules اور policy کا کوئی علم نہیں ہے؟

جناب سپیکر: اس میں rules کی بات نہیں ہے۔ میں تو کمیٹی کے فیصلے کی بات کر رہا ہوں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب والا! جس پارٹی کی طرف سے سوال آیا ہے ضمنی سوال بھی اسی کی طرف سے آئے گا۔

چودھری احسان الحق نولاٹیا: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ سے کہا ہے کہ آپ اپنا ضمنی سوال کریں اس کے علاوہ کوئی اور بات نہیں سنوں گا۔

چودھری احسان الحق نولاٹیا: جناب والا! میں بھی ضمنی سوال کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: بات کریں۔ آرڈر پلیز۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ب) میں محکمے نے یہ جواب دیا ہے کہ جب بھی مذکورہ منصوبے کے متعلق کوئی حکم حکومت کی جانب سے جاری ہوگا تو اس پر کام شروع کر دیا جائے گا اور یہ جون 2011 کا جواب ہے۔ تین مہینوں بعد یعنی آج کے دن تک اس کی progress کیا ہے، وزیر موصوف اس بات کی بھی وضاحت کریں کہ کیا انہیں کوئی ایسا آرڈر ملا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر نے جز(ب) کا جواب مانگا ہے کہ اس کی latest position کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! جز(ب) میں جو جواب دیا گیا ہے اس کے مطابق جیسے ہی اس کے funds issue ہوں گے تو منصوبہ جاری کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ نے سن لیا ہے؟ ویسے میں نہیں سن پایا ہوں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! چار مہینے پہلے جو جواب دیا گیا تھا آج بھی بات وہیں پر ہے کہ اگر پیسے مل گئے، اگر حکم آیا تو ہم کریں گے۔ یہ وضاحت کر دیں کہ یہ اس project کو مکمل کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جب ان کے پاس پیسے ہی نہیں ہوں گے تو وہ کہاں سے کریں گے۔ اگلا سوال محترمہ انجم صفدر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ انجم صفدر: سوال نمبر 924۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول، فیصل آباد میں گندے پانی کے نکاس کا مسئلہ

*924: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد ٹھیکری والا کی یونین کونسل نمبر 154 کے گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کی عمارت گندے پانی میں گھری ہوئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول سے گندے پانی کے نکاس کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 154 میں واقع مندرجہ ذیل سکولز میں حالیہ بارشوں کا پانی کھڑا ہے

(1) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 76 ج ب

(2) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 70 ج ب

(3) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 74 ج ب

(4) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 70 ج ب

(ب) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 76 ج ب کی چاردیواری کے ساتھ گندے پانی کا تالاب ہے جس میں بارشوں کا پانی جمع ہو جاتا ہے لہذا متعلقہ سکول کونسلز اور یوسی ناظم سے رابطہ کر کے پانی کے نکاس کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ مزید یہ کہ ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن جناح ٹاؤن کو بھی درخواست کی گئی ہے کہ پانی کی نکاسی کا بندوبست کیا جائے۔ تاہم سکولوں کے کمروں اور برآمدوں میں پانی کا مسئلہ نہیں ہے اس لئے اساتذہ اور طالبات باقاعدہ سکول آ رہے ہیں اور تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال؟

محترمہ انجم صفدر: جناب والا! یہ سوال 28۔ جون 2008 کو بھیجا گیا تھا اور اس کا جواب 8۔ ستمبر 2011 کو آیا ہے۔ میرے خیال میں تین سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد اس سوال کا جواب آیا ہے۔

جناب سپیکر: جب آپ کے سوال کی باری آئے گی تو اسی وقت ہی آئے گا ایسے تو نہیں آ جائے گا۔

محترمہ انجم صفدر: جناب والا! جیسے آپ فرماتے ہیں ٹھیک ہے آپ سے کوئی بحث تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ انجم صفدر: جناب والا! تین سال گزرنے کے بعد میں سمجھتی تھی کہ اس سوال کی افادیت ختم ہو گئی ہے۔ مگر اسی سوال کے ایک جز میں جو جواب دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کون سے جز میں؟

محترمہ انجم صفدر: جناب والا! میں جز(ب) کی بات کر رہی ہوں۔ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 76ج ب کی چار دیواری کے ساتھ گندے پانی کا تالاب ہے جس میں بارشوں کا پانی بھی جمع ہو جاتا ہے لہذا متعلقہ سکول کونسل یوسی ناظم سے رابطہ کر کے پانی کے نکاس کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔

جناب والا! اڑھائی سال گزر گئے ہیں میرے خیال میں تو اس وقت یوسی ناظمین کا تو کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ یہ اس کا کوئی جواب ہی نہیں بنتا اور پھر یہ 2011 میں جواب دیا جا رہا ہے اس میں یوسی ناظمین کہاں سے آ گئے؟ جب 2011 میں مجھے اس سوال کا جواب ملا تو میں نے بہتر سمجھا کہ اس جگہ پر جا کر visit کروں۔ جب میں پرسوں بروز ہفتہ ٹھیکری والا گئی اور سکول کا visit کیا تو مجھے انتہائی افسوس ہوا کہ جو جواب آیا ہے اس میں میرے سوال کے مطابق کوئی چیز بھی موجود نہیں تھی۔ وہ سکول صرف بارشوں کے پانی سے ہی نہیں بھرتا بلکہ پورے گاؤں کا نکاس (drain system) اس سکول کے اندر جا رہا ہے۔ سکول کی دیوار کے باہر ہی نہیں بلکہ سکول کے اندر دو کنال کی جگہ ہے جو بچیوں کا گراؤنڈ ہے وہ گندے پانی سے بھرا ہوا ہے۔ 34 کنال کا وہ سکول ہے لیکن سکول کے پاس صرف چھ کنال جگہ ہے اور باقی جگہ پر ناجائز قابضین ہیں۔ اس سکول کے چاروں طرف گاؤں کی drain آتی ہے۔ یہ تو اس سکول کی حالت زار ہے باقی اس کے علاوہ جو معاملات ہیں وہ میں دوسرے محکموں سے پوچھوں گی۔ بہر حال میں آپ کو یہ بتا رہی ہوں کہ وہاں پر پچھلے اڑھائی سال سے یونین کونسل کے ناظمین نہیں ہیں۔ محکمے نے جو جواب میرے منسٹر صاحب کو دیا ہے وہ غلط ہے اور مجھے اس سوال کا صحیح جواب چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ نے اتنا لمبا ضمنی سوال کر دیا ہے وہ اب اس کا کیا جواب دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! محترمہ انجم صفدر صاحبہ نے جو سوال کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی جائز بات ہے۔ اس وقت جو موجودہ پوزیشن ہے اس کے مطابق ای ڈی او محکمہ تعلیم نے اس سلسلے میں چار لاکھ روپے کے funds allocate کئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ کام جلد مکمل ہو جائے گا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! اس سلسلے میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جن کا سوال ہے ان کو ضمنی سوال کرنے دیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! سوال میرا ہے اس لئے ضمنی سوال پر پہلے میرا حق ہے۔

جناب سپیکر: آپ سوال کریں میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔

محترمہ انجم صفدر: جناب والا! معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو جواب دیا ہے کہ ای ڈی او محکمہ تعلیم نے اس سلسلے میں چار لاکھ funds allocate کئے ہیں تو معذرت کے ساتھ عرض کروں گی کہ پرسوں میری ان کے ساتھ بھی بات ہوئی تھی اور یہ جواب بھی غلط ہے۔ جناح ٹاؤن کے جو کرتا دھرتا لوگ ہیں وہاں بھی میرا رابطہ ہوا تھا کیونکہ نکاس آب اور دوسرے معاملات جناح ٹاؤن سے وابستہ ہیں۔ میرے سوال کا جواب نامکمل ہے اس سوال کا مجھے مکمل جواب چاہئے تین سال کے بعد اس سوال کا جواب آیا ہے اور بقول آپ کے کہ اس کی باری ہی اب آئی ہے تو میں اس کا آج جواب لوں گی یا پھر میرے سوال کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو pending کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ چار لاکھ روپے اس کام کے لئے ای ڈی او محکمہ تعلیم نے مختص کئے ہیں۔ اگر اس کی allocation نہیں ہوگی تو پھر ہم اس کا نوٹس لے سکیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

جناب سپیکر! قابل احترام ممبر سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ جس مسئلے پر یہ کام کرنا چاہ رہی ہیں یہ ایک بڑا اچھا issue ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ MPAs کو جو funds ملتے ہیں اس سے ایسے issues کو resolve کریں اور اپنے funds کو وہاں پر استعمال کریں۔ اس کے علاوہ جو بات میں کر رہا ہوں اور بڑے یقین سے کہہ رہا ہوں کہ funds allocate ہو چکے ہیں۔ شکریہ

محترمہ انجم صفدر: جناب والا! پچھلے اڑھائی سال سے یو سی ناظمین کہاں ہیں جو یہ پانی نکال رہے ہیں؟ میں آپ کو بتاتی ہوں کہ وہاں پر جو بچوں کے parents ہیں انہوں نے پچھلے سال مٹی کی سوٹرالی ڈال کر بچوں کے چلنے کا راستہ ہموار کیا تھا۔ اگر ہم نے ان چیزوں کو سنجیدگی سے نہ لیا تو یہ لکھ لیں کہ لاہور کے بعد فیصل آباد کے بچے بھی ڈینگی وائرس کا شکار ہوں گے۔

جناب سپیکر: وہ فرما رہے ہیں کہ ہم اس کو سنجیدگی سے لے رہے ہیں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ چار سکولوں میں پانی کھڑا ہے لیکن جز (ب) میں وہ والا جواب نہیں ہے جو جز (الف) میں پوچھا گیا ہے۔ جواب یہ دیا گیا ہے کہ فیصل آباد ٹھیکری والا کی یونین کونسل نمبر 154 کے گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کی عمارت گندے پانی میں

گھری ہوئی ہے جواب میں پہلے نمبر پر گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 76 ج ب، دوسرے پر گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 70 ج ب، اسی طرح گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 74 ج ب انہوں نے جز(ب) میں ایلیمنٹری کا جواب دیا ہے جبکہ سوال میں یہ پرائمری ہے۔ تیسرے یا چوتھے نمبر کا تو جواب ہو سکتا ہے کہ یہ کس سکول میں چار لاکھ لگائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کیا کرتے ہیں؟ وہ مکمل ہو گیا ہے۔

مہر اشتیاق احمد: کیا مکمل ہوا ہے؟

جناب سپیکر: آپ بعد میں آئے ہیں۔

مہر اشتیاق احمد: نہیں۔ میں پہلے آیا ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ہم نے چار لاکھ روپیہ دے دیا ہے۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! ان چار سکولوں میں سے کس کو دیا ہے؟

جناب سپیکر: جز(ب) کے لئے دیا ہے۔

مہر اشتیاق احمد: جز(ب) کے لئے دیا ہے لیکن یہ سوال تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جز(الف) میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! یہ سوال pending کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 76 ج۔ب کے علاوہ کسی بھی سکول میں پانی نہیں کھڑا۔

مہر اشتیاق احمد: آپ سوال کا جز(الف) پڑھیں۔ فیصل آباد ٹھیکری والا کی یونین کونسل نمبر 154 کے گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کی عمارت گندے پانی میں گھری ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو یونین کونسل نمبر 154 کے بارے میں بھی بتادیں۔

مہر اشتیاق احمد: انہوں نے لکھا ہے کہ چار لاکھ روپے دیئے ہیں۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کیا جائے تاکہ اس کا صحیح جواب آسکے۔

جناب سپیکر: Pending نہیں کیا جاتا۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! فیصل آباد میں صرف چار سکول نہیں بلکہ زیادہ سکولوں میں پانی کھڑا ہے۔

جناب سپیکر: اب تو بارشیں ہوئیں ہیں اور سارے پاکستان میں پانی ہے۔ میرے خیال میں اب سوال سے آگے چلتے ہیں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! یہ جز (الف) کا جواب ہی پڑھ کر سنا دیں۔ جی ہاں یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 154 میں واقع مندرجہ ذیل سکولوں میں حالیہ بارشوں کا پانی کھڑا ہے اور یہ چار سکول لکھے ہوئے ہیں لیکن جز (الف) میں گرلز پرائمری سکول کے بارے میں سوال تھا لیکن انہوں نے گرلز ایلیمنٹری سکول 76 ج ب کو پیسے دیئے ہیں۔۔۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: نماز عصر کے لئے آدھ گھنٹہ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز عصر کے لئے آدھ گھنٹہ کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)

(اس مرحلہ پر نماز عصر کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 5 منٹ پر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: یہ سوال جناب محمد ثقلین انور سپرا صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1537 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔ گڑھی شاہو بازار میں تجاوزات کا مسئلہ

*1537: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گڑھی شاہو مین بازار میں ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گڑھی شاہو مین بازار میں ناجائز تجاوزات کی وجہ سے اکثر ٹریفک بند رہتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ تجاوزات کے لگانے میں سرکاری اہلکاروں سمیت مافیا بھی ملوث ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تجاوزات لگانے والوں سے محکمہ زبردستی بھتہ وصول کرتا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گڑھی شاہو میں تجاوزات کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چوہدری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) اس سلسلے میں گزارش ہے کہ گڑھی شاہو مین بازار میں ناجائز تجاوزات کو ہٹانے کے سلسلہ میں ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن گاہے بگاہے آپریشن کنڈکٹ کرتی رہتی ہے علاوہ ازیں تجاوز کنندگان کو جرمانے کے ٹکٹ بھی جاری کئے جاتے ہیں۔ تاہم جیسے ہی ٹاؤن کا عملہ آپریشن کرنے کے بعد واپس جاتا ہے تو دکاندار حضرات اپنے پھٹے وغیرہ دوبارہ باہر نکال لیتے ہیں اس سلسلہ میں ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن ایک سکواڈ بنانے کا پروگرام مرتب دے رہے ہیں جس کی ڈیوٹی ہوگی کہ وہ آپریشن کے بعد وہاں پر فالو اپ رکھیں اور اگر کوئی شخص یا دکاندار وغیرہ دوبارہ تجاوز کرتا ہے تو اس کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ناجائز تجاوزات کی وجہ سے ٹریفک میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے تاہم اس کی ایک بڑی وجہ وہاں پر پک اپس اور تانگہ بانوں کا کھڑا ہونا بھی ہے ناجائز تجاوزات کے سلسلہ میں ٹی ایم اے گلبرگ جز (الف، ب) میں ذکر کردہ اقدامات عمل میں لا رہی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ تجاوزات میں سرکاری اہلکار و دیگر مافیا ملوث ہے اور نہ ہی کبھی علاقہ ہذا سے تحریری یا زبانی طور پر کوئی شکایت موصول ہوئی ہے بلکہ عملہ ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن نے ماہ اکتوبر تک اس بازار میں مبلغ -/32,000 روپے کے جرمانے کے ٹکٹ جاری کئے ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے جز (ج) میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

(ہ) جیسا کہ جز (الف) میں واضح کر دیا گیا ہے کہ ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن پورے علاقہ میں ناجائز تجاوزات کے خاتمہ کے لئے مؤثر اقدامات کر رہے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ یہ سوال میں نے دو سال پہلے کیا تھا تو کیا اب بھی وہاں پر ناجائز تجاوزات موجود ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! موجودہ صورتحال پہلے سے بہت بہتر ہے اور اس سے پہلے بھی موجودہ حکومت نے ناجائز تجاوزات کو بڑے مؤثر طریقے سے ختم کیا ہے اور یہاں پر بھی جو ناجائز تجاوزات تھیں انہیں ختم کر دیا گیا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بالکل ہومیوپیتھی والا جواب دیا ہے اور ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن نے جو گولی دی تھی اس سے اس بازار کو بالکل آرام نہیں آیا۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش کروں گی کہ کیا انہوں نے گڑھی شاہو کا visit کیا ہے اور گڑھی شاہو کا علاقہ کہاں موجود ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میں نے visit نہیں کیا اور محکمہ نے مجھے جو اطلاع دی ہے میں اس کے مطابق بات کر رہا ہوں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! پھر یہ جواب بالکل غلط ہے کیونکہ آج صبح بھی میرا گزر وہیں سے ہوا ہے اور اب بھی وہ تجاوزات وہیں پر موجود ہیں اور محکمہ نے بالکل غلط جواب دیا ہے۔ آپ مہربانی کر کے اس غلط جواب پر ایکشن لیں۔

جناب سپیکر: اگر جواب غلط ہے اس کی انکوائری کرائی جائے اور غلط جواب دینے والے کے خلاف ایکشن کیا جائے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اس پر تو میں نے اپنی فائنل رولنگ بھی دے دی ہے۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں اور ضمنی سوال کسی اور سوال پر کر لینا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ابھی وہ سوال چل رہا ہے کیونکہ ابھی آپ نے اگلے سوال کا نمبر نہیں پکارا اس لئے اس پر بات ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں نے اس پر رولنگ دے دی ہے۔ ضابطے کے مطابق تو بات نہیں ہو سکتی اس لئے آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے ڈائریکشن دی ہے اور اسے رولنگ نہیں کہا جا سکتا۔ سپیکر کی طرف سے حکومت کو روز ڈائریکشن دی جاتی ہے اور جہاں پر کسی خامی کی نشاندہی ہوتی ہے تو ایسی ڈائریکشن دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: Chair کی طرف سے آرڈر ان کو چلا گیا ہے اور ہدایت کر دی گئی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آپ نے فرمایا کہ رولنگ دے دی ہے تو ڈائریکشن اور رولنگ میں فرق ہے کیونکہ ڈائریکشن حکومت کو دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ ہی کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1538 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔ باغبانپورہ بازار میں تجاوزات کا مسئلہ

*1538: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ باغبانپورہ مین بازار میں ناجائز تجاوزات قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مین بازار باغبانپورہ میں تجاوزات کے پیچھے ایک مافیا ہے جو یہ دکانیں اور کھوکھے لگواتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مافیا کے پیچھے سرکاری اہلکار اور افسران ہیں جن کی ملی بھگت سے یہ تجاوزات لگائی جاتی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تجاوزات کو ہٹانے اور لگانے پر باقاعدہ بھتہ وصول کیا جاتا ہے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مین بازار باغبانپورہ میں قائم تجاوزات کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ دکاندار اپنی دکانوں کے آگے ڈسپلے رکھتے ہیں اور اپنی مصنوعات کی نمائش کے لئے دکانوں کے آگے سامان وغیرہ رکھتے ہیں جو کہ عارضی نوعیت کا ہوتا ہے۔

(ب) درست نہ ہے کیونکہ دکانیں اور کھوکھے وغیرہ نہ ہیں۔

(ج) درست نہ ہے کیونکہ TMA کا عملہ تہہ بازاری روزانہ کی بنیاد پر کام کرتا ہے اور عارضی طور پر لگائے ہوئے سٹال یا ڈسپلے کو اٹھا لیا جاتا ہے۔

(د) درست نہ ہے۔

(ہ) TMA شالامار ٹاؤن تجاوزات کے خاتمہ کے لئے روزانہ کی بنیاد پر کام کرتی ہے اور ہر قسم کی تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: اس سوال کی بھی یہی پوزیشن ہے جو میں نے گڑھی شاہو سے متعلق ناجائز تجاوزات کا پوچھا تھا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ذرا اس پر بھی گوش گزار کر دیں کہ یہاں انہوں نے کیا کیا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! TMA کا عملہ تہہ بازاری روزانہ کی بنیاد پر کام کرتا ہے اور اگر کوئی عارضی طور پر سٹال یا display لگا ہوا تو اسے اٹھا لیا جاتا ہے۔ عملہ کے جانے کے بعد اگر کوئی شخص وہاں پر سٹال لگانے کی کوشش کرتا ہے تو جیسے ہی پھر کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو اسے ختم کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: تو پھر محکمہ نے کیا ایکشن لیا ہے اگر دوبارہ وہاں پر آ جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! محکمہ کا عملہ جس وقت جاتا ہے تو وہاں پر جو بھی ناجائز تجاوزات موجود ہو تو اسے اٹھالیا جاتا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میری پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے دوبارہ گزارش ہے کہ باغبانپورہ بازار میں، ابھی ماہ رمضان کو گزرے کچھ ہی دن ہوئے ہیں تو میں پورے وثوق اور گارنٹی کے ساتھ یہ بات کہتی ہوں کہ وہاں سے اس TMA نے ساڑھے تین لاکھ روپے ان غریبوں سے کمایا ہے اور میں یہ بات بھی گارنٹی کے ساتھ کہہ رہی ہوں کہ ان کا محکمہ ان کے علم میں کوئی بات نہیں لاتا۔ اس حوالے سے اینٹی کرپشن میں بھی درخواست دے دی گئی ہے اور آپ سے گزارش ہے کہ محکمہ کو سمجھایا جائے کہ وزراء اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان جو اس ایوان میں بات کرتے ہیں تو ان کے علم میں یہ باتیں لائیں اور ان کے علم میں یہ بات ہونی چاہئے۔ پورے کا پورا عملہ اس کرپشن میں گھرا ہوا ہے اور ابھی بھی وہاں پر ناجائز تجاوزات موجود ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی particular case ہے تو وہ بتائیں کیونکہ ایسے تو پورے کا پورا عملہ ملوث نہیں ہو سکتا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نے بتا دیا ہے کہ ابھی ماہ رمضان گزرا ہے تو TOR، انسپکٹر ٹاؤن اور ایکسیئن اس میں ملوث پائے گئے ہیں اور اس پر 100 لوگوں نے گواہی دی ہے اسی لئے میں پورے وثوق کے ساتھ یہ بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس معاملے کی آپ خود محکمہ سے انکوائری کرائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! حکومت پنجاب نے کرپشن کو ختم کرنے کے لئے ہر قسم کے ٹھوس اقدامات کئے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ کے فضل و کرم سے میاں محمد شہباز شریف صاحب کی قیادت میں حکومت پنجاب نے دن رات کام کر کے جہاں پر بھی کرپشن ہوئی اسے ختم کرنے کی کوشش کی۔ اس کے علاوہ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ محترمہ میرے لئے بڑی قابل احترام ہیں تو اگر انہوں نے کرپشن کا کوئی عنصر دیکھا ہے یا ان کے پاس کسی کے خلاف کوئی شکایت ہے تو میں اس کے لئے فوری طور پر محکمہ کو اقدامات کی ہدایت دوں گا اور ذمہ دار کے خلاف سخت سے سخت کارروائی ہو گی۔

جناب سپیکر: انہوں نے TOR وغیرہ کا نام لیا ہے اس لئے آپ اس کے متعلق انکوائری کرائیں۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! یہ ایک precedent ہے اور presumption ہے کہ جب بھی کوئی معزز ممبر اس ایوان میں بات کرتا ہے تو اسے من وعن سچ مانا جاتا ہے۔ محترمہ نے تین آدمیوں کے متعلق الزامات بتائے تو حکومت کرپشن کے خلاف اقدامات کرے اور ہم انہیں نہیں روکتے اور وہ اس سے بھی بڑھ کر اقدامات کرے لیکن گزارش یہ ہے کہ حقائق پر پردہ نہیں ڈالنا چاہئے۔ یہ ہر ممبر کا استحقاق ہے کہ اسے صحیح جواب ملے اس لئے جب جواب صحیح نہیں ہے تو جیسے میرے بھائی نوانی صاحب نے کہا ہے کہ آپ ڈائریکشن دے رہے ہیں تو آپ یہاں کمیٹی بھی بنا سکتے ہیں اور انکوائری بھی کر سکتے ہیں کیونکہ اس میں ہر ایک کا فائدہ ہے۔ یہ آپ کی discretion ہے جو آپ مناسب سمجھیں وہ اقدام کریں مگر اقدام ضرور ہونا چاہئے کیونکہ یہ ایک ممبر کے استحقاق کا معاملہ نہیں ہے بلکہ ہم سب کے استحقاق کا معاملہ ہے اور ہم اس پر تحریک استحقاق بھی دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: TOR کے بارے میں انہوں نے بات کی ہے تو آپ اس کی مکمل طور پر محکمہ سے انکوائری کرائیں اور اس کی رپورٹ لیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ کے عرصہ دراز سے وزیر نہیں ہیں اور اس کا چارج وزیر اعلیٰ کے پاس ہے اور اس وجہ سے جس طرح صوبہ پنجاب کے تمام محکموں کا بیڑا غرق ہو گیا ہے تو لوکل گورنمنٹ کا بھی اسی وجہ سے ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: راجہ صاحب! یہ کوئی سوال نہیں بنتا۔ اگلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔ جی، میاں صاحب! سوال نمبر بولیں۔

میاں نصیر احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1613 ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو صفحہ نمبر 26 پر ملاحظہ کریں۔

لاہور شہر میں قبرستانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1613: میاں نصیر احمد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں سرکاری اراضی پر کتنے قبرستان موجود ہیں، ان کے رقبے کے حوالے سے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا حکومت لاہور میں کسی بڑے قبرستان کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کس جگہ اور کب تک اس کے لئے اراضی مختص کی جائے گی اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) تحصیل سٹی و کینٹ ضلع لاہور کے مواضعات میں صوبائی حکومت کے رقبہ پر موجود قبرستانوں کی تفصیل تتمہ (الف) پر لف ہے۔

(ب) لاہور میں کسی بڑے قبرستان کو بنانے کے سلسلہ میں حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی واضح ہدایات نہ ہیں۔ البتہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے نظریہ ضرورت کے تحت ایک میٹنگ مورخہ 05-07-2011 زیر صدارت جناب ڈی سی او لاہور منعقد کی جس میں تمام اسسٹنٹ کمشنر صاحبان ضلع لاہور کو ہدایت کی گئی کہ وہ لاہور شہر کے چاروں اطراف نئے قبرستان بنانے کے لئے اسٹیٹ لینڈ یا پرائیویٹ لینڈ acquire کرنے کے لئے معلومات فراہم کریں۔ یہ معاملہ بوجہ سروے تا حال زیر غور ہے۔ تاہم لاہور شہر کے سب سے بڑے قبرستان میانی صاحب قبرستان فیز-II بنانے کا معاملہ بھی زیر غور ہے۔ موضع کاہنہ اور تھہ پنجو میں زمین acquire کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جس کی مالیت تقریباً -/445,533,000 روپے ہے۔ زمین acquire کرنے کا معاملہ میانی صاحب قبرستان انتظامیہ کے پاس اس قدر فنڈز نہ ہونے کی بناء پر زیر التواء ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں نصیر احمد!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس کی تاریخ وصولی یکم ستمبر 2008 اور تاریخ ترسیل 25۔ اکتوبر 2008 ہے۔ 9 تاریخ کو ہونے والے اجلاس تک اس کا جواب نہیں آیا۔ دو دن پہلے جواب دیا گیا جس پر میں

پارلیمانی سیکرٹری اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ میری گزارش ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری اس کے جز (ب) کا جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: ڈھلوں صاحب! جز (ب) کا جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! جز (ب) لاہور میں کسی بڑے قبرستان کو بنانے کے سلسلہ میں حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی واضح ہدایات نہ ہیں۔ البتہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے نظریہ ضرورت کے تحت ایک میٹنگ مورخہ 05-07-2011 زیر صدارت جناب ڈی سی او لاہور منعقد کی جس میں تمام اسسٹنٹ کمشنر صاحبان ضلع لاہور کو ہدایت کی گئی کہ وہ لاہور شہر کے چاروں اطراف نئے قبرستان بنانے کے لئے اسٹیٹ لینڈ یا پرائیویٹ لینڈ acquire کرنے کے لئے معلومات فراہم کریں۔ یہ معاملہ بوجہ سروے تا حال زیر غور ہے۔ تاہم لاہور شہر کے سب سے بڑے قبرستان میانی صاحب قبرستان فیز-II بنانے کا معاملہ بھی زیر غور ہے۔ موضع کاہنہ اور تھہ پنجو میں زمین acquire کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس کی مالیت تقریباً -/445,533,000 روپے ہے۔ زمین acquire کرنے کا معاملہ میانی صاحب قبرستان انتظامیہ کے پاس اس قدر فنڈز نہ ہونے کی بناء پر زیر التواء ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اب آپ ضمنی سوال کریں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ سوال جو تین سال پہلے مفاد عامہ کے لئے کیا گیا تھا لاہور شہر میں آج بھی کئی ایسے علاقے ہیں جہاں پر لوگ اپنے مردوں کو امانتاً اس لئے اپنے گھروں میں دفن کرتے ہیں کہ ان کو قبرستان میں جگہ نہیں ملتی۔ سات سال پہلے ایک directive جاری ہوا تھا کہ لاہور میں قبرستان کی ضرورت ہے۔ آج تین سال کے بعد بھی اس سوال کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ میانی صاحب قبرستان کی انتظامیہ کو کہا گیا ہے کہ وہ میانی صاحب فیز II کے لئے جگہ ڈھونڈے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا مفاد عامہ کے اس مسئلہ کو حکومت پنجاب خود تو own نہیں کر سکتی لیکن میانی صاحب قبرستان کی انتظامیہ کو یہ direction دی گئی ہے کہ وہ جگہ ڈھونڈے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میاں نصیر احمد صاحب کا سوال انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ۔۔

جناب سپیکر: یہ مسئلہ توانتہائی اہمیت کا ہے لیکن آپ اس میں کیا فرمائیں گے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اس میں -/445,533,000 روپے سے زمین acquire کرنے کے لئے پیسے تجویز کئے گئے ہیں، جیسے ہی یہ پیسے ملیں گے تو اس کا کوئی حل نکل آئے گا۔

جناب سپیکر: اس کے پیسے کیا میں نے دینے ہیں یا اس ایوان میں سے کسی نے دینے ہیں ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! حکومت پنجاب نے دینے ہیں۔

جناب سپیکر: پھر بتائیں، آپ اپنے محکمے سے پوچھ کر آیا کریں کہ اس میں کیا کرنا ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! جب پیسے ملیں گے تو زمین acquire کر لی جائے گی۔

جناب سپیکر: کہاں سے لائیں گے پیسے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! حکومت پنجاب سے لیں گے۔

جناب سپیکر: کیا آپ کے محکمے نے اس کے لئے کوئی تحرک کیا ہے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: اگر میں پوچھوں کہ آپ نے کیا کوشش کی ہے تو آپ کیا بتائیں گے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! چونکہ یہ ضلعی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا معاملہ ہے اور اس سلسلہ میں ڈی سی او لاہور نے میٹنگ کی ہے۔ میں ان سے مزید معلومات لے کر اس کی وضاحت کر دوں گا۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ اتنا important issue ہے۔ kindly آپ جتنا جلد ہو سکے اس بارے میٹنگ کر کے اس ایوان کو رپورٹ پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ چار سال پہلے یہ 44 کروڑ روپے کی رقم ساڑھے سترہ کروڑ روپے تھی۔ یہ رقم آج ساڑھے سترہ کروڑ روپے سے بڑھ کر 44 کروڑ روپے پر اس لئے چلی گئی ہے کہ میانی صاحب کی انتظامیہ کے پاس پیسے آئے ہیں، انہوں نے جگہ خریدی ہے اور نہ ہی آئندہ ان کے پاس پیسے آنے ہیں۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے، میری گزارش ہے کہ اسی اجلاس کے دوران جناب پارلیمانی سیکرٹری اس کا جواب دیں کہ اگر ان کے پاس کوئی حل نہیں ہے تو پھر ہم کسی دوسرے alternate حل کی طرف جائیں۔ یہ مسئلہ آج صرف لاہور شہر کا ہی نہیں بلکہ پنجاب کے تمام بڑے شہروں کا ہے۔ پاکستان بننے سے لے کر اب تک۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پہلے اپنے سوال کی حد تک رہیں پھر اس کے بعد دوسری بات کریں۔ میں نے پارلیمانی سیکرٹری کو اس کے لئے کہہ دیا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! آپ نے ان کو ٹائم کون سا دیا ہے؟

جناب سپیکر: وہ بہت جلد کروا کر دیں گے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جلد سے کیا مراد ہے؟ اس کے لئے کوئی ٹائم fix کر دیں۔ کتنے دنوں تک مسئلہ حل ہو جائے گا، کیا اسی session میں ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: انشاء اللہ اسی session میں کرائیں گے۔

میاں نصیر احمد: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کو اسی session میں جواب دینا ہو گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! عبدالرزاق ڈھلوں صاحب ہمارے بھائی ہیں۔ اس بے چارے کا کوئی قصور نہیں ہے اِس کی تو TMO نہیں سنتا۔ جب سیکرٹری صاحبان منسٹر کی

بات نہیں سنتے تو اس بے چارے کی کون سنے گا؟ میری گزارش صرف اتنی ہے کہ یہاں پر میانی صاحب قبرستان میں جگہ نہیں ہے اور لوگ اپنے گھروں میں میتوں کو دفنا رہے ہیں۔ آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کے لئے گورنمنٹ کی جگہوں پر قبضے کر کے لوگوں کو۔۔۔

جناب سپیکر: اُن کے لئے جگہ ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری عرض سن لیں، میری بات بہت important ہے، اسے سن لیا جائے۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ (شور وغل)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ کتنا غلط behaviour ہے کہ اتنا important Question Hour ہے اور اس میں اتنا non serious behaviour ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بجائے جواب دینے کے دانت نکال رہے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کیا یہاں پر کوئی تھیٹر لگا ہوا ہے؟ قوم کا اتنا important time ضائع ہو رہا ہے۔ یہ ایوان ہے اور یہاں پر۔۔۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب! میری بات سنیں۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): یہ ایوان کی توہین کی جا رہی ہے۔ وہ ایوان جو دس کروڑ لوگوں کا نمائندہ ہے۔ پورے پنجاب میں لوگ ڈینگی سے مر رہے ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب اسلام آباد میں سیاست کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ وہاں پر کوئی سیر کرنے نہیں گئے ہوئے ہیں۔ وہ آپ کے ہی کام کے لئے وہاں گئے ہیں، وہ ایسے ہی نہیں گئے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے، سیکرٹری صاحب جو ڈینگی سے فوت ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں جگہ دے۔ یہاں پر کوئی ڈینگی سے مر رہا ہے، کوئی اغواء برائے تاوان سے مر رہا ہے اور کوئی دہشت گردی میں مر رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بس، ٹھیک ہے، اس کو رہنے دیں اور اس کو چھوڑ دیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! یہ ہمارے وزیر اعلیٰ کے بارے میں بات کر رہے ہیں یہ بتائیں کہ زرداری صاحب باہر کیوں گئے ہوئے ہیں؟ (شور وغل)

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضارانا: زرداری صاحب پہلے نواب شاہ میں پانی میں چلے گئے اور اب باہر کے ملک معائنہ کرانے چلے گئے ہیں۔ کیا ان کو سیلاب کا پانی لگ گیا ہے؟ (شور وغل)

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ یہ بات اچھی نہیں ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان خاتون کا دماغی چیک اپ کرائیں۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ I say, order in the House, order in the House. No, please. بسراء صاحب! مہربانی فرمائیں اور تشریف رکھیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ہمیں کسی چیز کا solution بھی تو چاہئے۔ ہم اگر شور شرابا کر کے چلے جائیں گے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس کے لئے کمیٹی بنا دیجئے۔

جناب سپیکر: میں نے انہیں کہہ دیا ہے اب اس پر کمیٹی نہیں بن سکتی۔ میں نے جو بات کر دی ہے وہ فائنل ہے۔ اگلا سوال جناب وسیم قادر کا ہے۔ وسیم قادر صاحب، وسیم قادر صاحب، وسیم قادر صاحب! نہیں ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔ (معزز خاتون ممبر نے جناب وسیم قادر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: محترمہ سوال کا نمبر پکاریں۔ Order please, order please.

سیدہ ماجدہ زیدی: سوال نمبر 2034 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی۔144 لاہور میں ڈینگی / ملیریا وائرس سے بچاؤ کے لئے سپرے سنٹر کے قیام کا مسئلہ

*2034: جناب وسیم قادر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔144 لاہور میں ملیریا اور ڈینگی بخار سپرے کے لئے کتنے سنٹرز ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔144 لاہور میں ڈینگی بخار اور ملیریا سے بچاؤ کے لئے سپرے سنٹر نہ ہونے کی وجہ سے ملیریا اور ڈینگی وائرس تیزی سے پھیل رہا ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پی پی۔144 لاہور میں ملیریا اور ڈینگی بخار سے بچاؤ کے لئے سپرے سنٹرز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) پی پی۔144 کا علاقہ سات یونین کونسلز (17،18،34،35،36،37،38) رحمت پورہ، بیگم پورہ مادھولال حسین، محمد دین کالونی، باغبانپورہ، مسلم آباد اور سلطان محمود، شالامار ٹاؤن اور واہگہ ٹاؤن پر مشتمل ہے جس کے لئے دونوں ٹاؤنز کا ملیریا اور ڈینگی بخار سے بچاؤ کے لئے سپرے سنٹر آئی ہسپتال تیزاب احاطہ میں قائم ہے۔

(ب) پی پی۔144 کے علاقہ سے سال 2009 میں صرف دو ڈینگی بخار کے کیس یونین کونسل 18 اور 36 (بیگم پورہ اور باغبانپورہ) سے رپورٹ ہوئے ہیں جن کے لئے محکمہ صحت کی پالیسی کے مطابق تمام حفاظتی اقدامات فوری طور پر کر دیئے گئے۔

(ج) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور محکمہ پبلک ہیلتھ نے عوام الناس کی سہولت کے لئے فوری طور پر ملیریا اور ڈینگی بخار سے بچاؤ کے لئے ایک مزید سپرے سنٹر ڈوگرائے کلاں واہگہ ٹاؤن میں مورخہ 2009-10-12 کو قائم کر دیا گیا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: اس سوال میں پوچھا گیا ہے کہ انہوں نے پی پی۔144 میں ڈینگی کے لئے سنٹر قائم کیا ہے یا نہیں؟ اس کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ 2009-10-12 کو واہگہ ٹاؤن میں ایک سنٹر قائم کیا گیا تھا لیکن میں اس میں پوچھنا یہ چاہتی ہوں کہ اس سنٹر نے کیا کام کیا کیونکہ ڈینگی نے تو پورے لاہور شہر کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے تو یہ سنٹر کیا کام کر رہے ہیں؟ اگر تین سال پہلے ڈینگی کی روک تھام کے سنٹر بنانے کی جو نشاندہی کی گئی تھی اگر ہم اس پر بھی توجہ دے لیتے اور عمل کر لیتے تو آج میرے خیال میں لاہور شہر میں ہزاروں جانیں اس طرح ضائع نہ ہو رہی ہوتیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کا کیا فائدہ ہوا ہے، کتنا سپرے ہوا ہے اور سنٹر نے کیا کام کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! محکمہ ہذا نے 10-2009 سے 2011 تک تمام علاقوں میں ڈینگی وائرس کے لئے سپرے کیا ہے، اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے اور مزید بھی کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وبائی امراض بالکل ختم تو نہیں ہو سکتی لیکن اس کے لئے ایک اچھی کوشش ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر! اس میں باقاعدہ طور پر قائد محترم میاں محمد شہباز شریف نے ایک action plan terminal بھی جاری کیا ہے اس میں تمام ایم پی ایز اور افسران کی ٹیم شامل ہے اس سلسلے میں خادم اعلیٰ پنجاب نے سپرے کے کام کو ٹاؤن وار کر دیا ہے اور فوری طور پر ہر ٹاؤن میں ایک ڈی ڈی او ہیلتھ تعینات کیا ہے جس میں ہر ٹاؤن کو فوری طور پر دس دس لاکھ روپے اور ایک گاڑی کے ساتھ ایک دفتر دیا گیا ہے جو سپرے کے متعلق تمام کام کے ذمہ دار ہوں گے اور مکمل طور پر بااختیار ہوں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں کافی دیر سے کھڑی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بالکل غلط کہا ہے---

جناب سپیکر: میں کہہ رہا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بڑی مہربانی تشریف رکھیں۔ جی، آپ ضمنی سوال کریں آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں بڑا سادہ سا سوال کروں گی، میری خواہش اور گزارش ہو گی کہ اس کا to the point ویسا ہی جواب دیا جائے۔ پہلی بات یہ ہے کہ یہ سوال 2008 کا تھا، اس کا جواب 2011 میں آیا ہے اور 2011 کے جواب کے مطابق حفاظتی اقدامات پی پی-144 میں کر لئے گئے تھے تو اب یہ بتا دیں کہ پی پی-144 میں اس وقت کتنے متاثرین ڈینگی موجود ہیں۔ نمبر 2 جو سپرے وہاں خریدا گیا تھا اگر وہاں پر اس سپرے سے 2008 سے 2011 تک سپرے ہوا ہے تو اس سپرے کے وہاں پر کیا اثرات نظر آئے ہیں؟ یہ تمام میڈیا کے اندر رپورٹ ہوا ہے کہ لاہور شہر کے اندر جو سپرے سیکرٹری فواد احمد فواد کی زیر نگرانی خریدا گیا وہ fake اور دو نمبر تھا۔ اس سپرے کی وجہ سے لاہور شہر میں ڈینگی کی وباء زیادہ پھیلی ہے تو مجھے یہ بتا دیں کہ اس سیکرٹری کے خلاف کیا اقدامات کئے جائیں گے اور پی پی-144 میں اس وقت کتنے ڈینگی متاثرین موجود ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پی پی۔144 میں کتنے ڈینگی کے مریض موجود ہیں؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):
جناب سپیکر! یہ fresh question ہے کہ وہاں پر ابھی تک کتنے مریض سامنے آئے ہیں۔
جناب سپیکر: پی پی۔144 میں اب سپرے کی کیا پوزیشن ہے؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):
جناب سپیکر! میں اس سے پہلے بھی یہ بتا چکا ہوں کہ تمام towns میں باقاعدہ طور پر فنڈز جاری کر دیئے گئے ہیں، ان کو گاڑیاں دے دی گئی ہیں اور وہ اس وقت اپنا کام کر رہے ہیں۔ اس میں ہمارے ایم پی ایز اور ہمارے افسران بھی شامل ہیں اور ہم اس کو بھرپور طریقے سے ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔
محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سیکرٹری فواد احمد فواد نے۔۔۔
جناب سپیکر: جی، سیکرٹری فواد احمد فواد نے کیا کر دیا ہے؟
محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سیکرٹری صحت فواد احمد فواد کے دور کے اندر یہ سپرے خریدا گیا تھا جو لاہور میں کیا گیا اس سپرے کا نتیجہ یہ نکلا کہ ڈینگی مچھر مرنے کے بجائے اس کی افزائش نسل میں اضافہ ہوا بلکہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ جہاں سے سپرے کر گزرتے ہیں وہاں پر ڈینگی ناچتے ہیں کہ واہ جی واہ! ہمارے لئے تو کوئی نئی تفریح کا سماں ہو گیا ہے۔
جناب سپیکر: جی، اس بارے میں آپ کی طرف سے کوئی انکوائری وغیرہ ہو رہی ہے؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):
جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے محترمہ بہت قابل احترام ہیں لیکن ہر بات پر تنقید برائے تنقید نہیں ہونی چاہئے۔ سپرے بالکل ٹھیک تھا، سپرے کو استعمال کیا گیا ہے اور سپرے کی وجہ سے ہی اس کو کنٹرول کیا جا رہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بے جا الزامات ہیں، ان حالات میں ہم سب کو مل کر کام کرنا چاہئے اور اس طرح کے بے جا الزامات نہیں لگانے چاہئیں۔ شکریہ
چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس پر ایوان کے معزز ممبران پر مشتمل کمیٹی بنائی جائے۔
جناب سپیکر: اس پر already Health Committee موجود ہے اور ایوان کی کمیٹی نہیں بن سکتی۔

وزیر محصولات و آبکاری (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان کے سوالات کے جواب میں، میں ان کو بتانا چاہوں گا کہ آفتاب سلطان کی سربراہی میں ڈاکٹرز اور ٹیکنیکل لوگوں کی ایک کمیٹی چیف منسٹر صاحب نے constitute کی ہے جو یہ ساری چیزیں probe کر رہی ہے کہ آیا دوائی جعلی تھی یا ٹھیک طرح سے استعمال نہیں کی گئی یا کون کون سے لوگ اس میں involve ہیں اس کی اگلے دو تین دنوں میں رپورٹ آ جائے گی تو پھر ان کو ویسے ہی پتا چل جائے گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، آپ لوگ بات سنا کریں، آپ کا یہ کون سا طریقہ ہے؟ آپ لوگ تشریف رکھیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ چار خواتین اکٹھی کھڑی ہو جاتی ہیں اور کوئی بات سمجھ نہیں آ رہی، کسی Rules of Business کی اور ان کو کسی اسمبلی کے قوانین کا کوئی پتا نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: بسراء صاحب! آپ ایڈوائزری کمیٹی کے اجلاس میں موجود نہیں تھے جب اس پر ایک دن مقرر کر دیا گیا ہے اور ہم نے اس کو جمعہ کے دن رکھا ہے تو پھر بات کیوں اس طرح سے چلتی ہے اور آپ کیا کرتے ہیں؟ اگر آپ اس طرح سے کریں گے تو پھر میرے پاس نہ آیا کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے سوال کا جواب دینا تھا۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے سوال کا جواب دے دیا ہے بلکہ ایک منسٹر صاحب نے باقاعدہ طور پر آپ کو یہ بھی بتا دیا ہے کہ اس پر باقاعدہ طور پر چیف منسٹر صاحب نے ایک کمیٹی بنا دی ہے جو اپنا کام کر رہی ہے جو اس کا ذمہ دار ہو گا اس کے خلاف ایکشن ہو گا۔ ان کو بتائیں کہ یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے پاس یہ کمیٹی کے Minutes ہیں جس کمیٹی میں چودھری شوکت محمود بسراء صاحب بھی موجود تھے۔ آپ یہ اندازہ لگا لیں کہ Minutes جاری ہونے کے ایک گھنٹہ کے اندر اندر کس طرح انہوں نے ان Minutes کا احترام کیا ہے، جس طرح ان Minutes میں جو direction تھی اور جو فیصلے ہوئے تھے ان کی کس طرح شوکت بسراء صاحب نے اور اپوزیشن کے معزز ممبران نے پاسداری کی ہے، کس طرح یہ قوم کا وقت ضائع کر رہے ہیں، کس طرح یہ قوم کا قیمتی سرمایہ ضائع کر رہے ہیں اور کس طرح یہ اپوزیشن کے ہمارے بھائی اپنے پنجاب کے عوام سے مخلص ہیں؟

جناب سپیکر: منڈا صاحب! آپ کو بولنے کی اجازت کس نے دی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سے یہ نظر آ رہا ہے کہ یہ پنجاب کی عوام سے کتنے مخلص ہیں اور اس سے پتا چل رہا کہ یہ پنجاب کی عوام کے ساتھ کتنی محبت کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: مجھے اگلا سوال بولنے دیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! ہماری بات ہی نہیں سنی جا رہی۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب وسیم قادر صاحب کا ہے۔ وسیم قادر صاحب تشریف نہیں رکھتے؟

محترمہ آمنہ الفت: سوال نمبر On his behalf.2038 اس کا جواب وزیر موصوف پڑھ دیں

(معزز خاتون ممبر نے جناب وسیم قادر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: محترمہ کہہ رہی ہیں کہ جواب پڑھ دیں۔

لاہور شہر میں غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز کے خلاف کارروائی کا مسئلہ

*2038: **جناب وسیم قادر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں کتنے پارکنگ سٹینڈز منظور شدہ ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) جو پارکنگ سٹینڈز کے ٹھیکیداران گورنمنٹ کی مقرر کردہ فیس سے زیادہ ٹوکن فیس وصول کرتے ہیں، کیا حکومت ان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا حکومت ان پارکنگ سٹینڈز کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو غیر قانونی ہیں، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) لاہور شہر میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ شعبہ شہری سہولیات اور جملہ ٹاؤن ہال کے زیر انتظام پارکنگ سٹینڈ کی تعداد 362 ہے جس کی کاپی تتمہ (الف) پر لف ہے۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ شہری سہولیات 317 پارکنگ سٹینڈ راوی ٹاؤن 4 داتا گنج بخش 18 گلبرگ ٹاؤن 17 سمن آباد 6 اور ٹوٹل پارکنگ سٹینڈ 362 ہیں۔

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے 362 میں سے 168 پارکنگ سٹینڈ چل رہے ہیں جن کی محکمہ کو آمدن موصول ہو رہی ہے جبکہ بقایا 194 نئے تجویز کردہ پارکنگ سٹینڈز کو قابل آمدن بنانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔

(ب) پارکنگ سٹینڈ کے ٹھیکیداران یا ان کے نمائندے جو overcharging میں ملوث پائے جاتے ہیں ان کے خلاف لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ مسلسل overcharging کی صورت میں اس کا ٹھیکہ منسوخ کر دیا جاتا ہے۔

(ج) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور روزانہ کی بنیاد پر پارکنگ سٹینڈ کی چیکنگ کرتی ہے۔ اگر کوئی پارکنگ سٹینڈ غیر قانونی قائم ہو تو وہاں پر لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت کارروائی عمل میں لاتے ہوئے متعلقہ تھانے میں ایف آئی آر درج کروائی جاتی ہیں۔ ایف آئی آرز کی کاپیاں (لف) ہیں۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ گاڑیوں کے لئے کتنی ٹوکن فیس مقرر ہے، موٹر سائیکل کے لئے کتنی ہے اور بڑی گاڑیوں کے لئے کتنی ہے؟

جناب سپیکر: ان کو bifurcate کر کے بتائیں کس طرح سے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! کار کی فیس -/10 روپے ہے، موٹر سائیکل کی -/5 روپے اور سائیکل کی -/2 روپے ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ پورا ایوان سن رہا ہے کہیں پر بھی کار کے -/10 روپے نہیں لئے جاتے بلکہ -/20 روپے ایک گاڑی کے لئے جاتے ہیں اور لبرٹی مارکیٹ میں اس کے -/30 روپے لئے جاتے ہیں۔ Shell کا ایک پٹرول پمپ round about پر ہے اس کے ساتھ جو نیا پارکنگ سٹینڈ بنایا گیا ہے وہ باقاعدہ ٹوکن بھی جاری کرتے ہیں اس پر ایک گاڑی کے -/30 روپے لکھے ہوتے ہیں اور وہ -/30 روپے کھلم کھلا لے رہے ہیں۔ یہ میرے ساتھ اور جگہوں پر چلیں وہاں پر بھی -/30 روپے لئے جا رہے ہیں یا پھر -/20 روپے لئے جا رہے ہیں کہیں پر بھی -/10 روپے نہیں لئے جا رہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میں محترمہ کا بڑا احترام کرتا ہوں وہ ہماری بڑی قابل احترام ایم پی اے ہیں۔ جس سٹینڈ کا یہ ذکر کر رہی ہیں وہ لوکل گورنمنٹ کے under نہیں ہے وہ ایل ڈی اے کے under ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میں تمام سٹینڈ کی بات کر رہی ہوں مجھے آج تک کوئی سٹینڈ ایسا نظر نہیں آیا جہاں پر گاڑی کے -/10 روپے لئے جا رہے ہوں ہر جگہ -/20 روپے لئے جاتے ہیں۔ ہم بھی اسی لاہور میں رہتے ہیں اور اس کے ہر علاقے میں ہم جاتے ہیں ہر جگہ گاڑی پارک کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ان کی بھی بات سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میں محترمہ سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ مجھے کسی ایک جگہ کی نشاندہی کر دیں جیسا کہ پہلے بھی ہمارے پاس ایف آئی آرز درج ہیں اور ہم نے ٹھیکیداروں کے ٹھیکے منسوخ کئے ہوئے ہیں ہم اسی وقت اس ٹھیکے کو بھی منسوخ کر دیں گے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! ایک انار کلی میں دوسرا شادمان میں ان کا پارکنگ سٹینڈ ہے وہاں پر بھی overcharge کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: پلیز! بیٹھے بیٹھے نہ بولا کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! وزیر صاحب سے کہیں یہ بتا دیں کہ ایل ڈی اے کے لئے گورنمنٹ نے کتنی ٹوکن فیس مختص کی ہوئی ہے؟

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ایک پارکنگ سٹینڈ شادمان میں ہے جہاں overcharging کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ مجھے ان کا سوال سننے دیں گی؟ جب آپ کی باری آئے گی پھر آپ بولیں۔ ابھی آپ کی turn نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! واضح طور پر بتایا جائے کہ لبرٹی میں جو ایل ڈی اے کے ٹھیکے ہیں ان کے لئے کتنی ٹوکن فیس مختص کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: یہ آپ کو ایل ڈی اے کی طرف سے جواب نہیں دے رہے یہ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے جواب دے رہے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ کے جہاں جہاں ٹھیکے ہیں ان کے لئے کیا فیس مختص کی گئی ہے؟ کیونکہ آپ انار کلی چلے جائیں، داتا دربار چلے جائیں یا کہیں پر بھی گاڑی پارک کر لیں، گاڑی کی ٹوکن فیس کہیں پر بھی -/10 روپے نہیں لی جاتی۔ کہیں پر بھی -/20 روپے سے کم نہیں لئے جا رہے۔ -/10 روپے کا تو کوئی chapter ہی نہیں ہے۔ -/10 روپے کو تو کوئی کچھ سمجھتا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس معاملے میں اب آپ کیا جواب دیں گے؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

جناب شاہان ملک: جناب سپیکر! وزیر موصوف سے کہیں کہ یہ بتا دیں کہ LDA کس کے under ہے؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ بتائیں کہ LDA لوکل گورنمنٹ کے ماتحت ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! وہ Government of the Punjab کے ماتحت ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وزیر موصوف کو اتنا ہی نہیں پتا کہ LDA کس کے under ہے۔ وزیر موصوف سے کہیں کہ استعفیٰ دے دیں۔

جناب سپیکر: اگر ان کا استعفیٰ آ جائے گا تو آپ کو کیا فائدہ ہو گا؟ آپ کو تو فائدہ نہیں ہو گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ میرے قابل احترام بھائی ہیں۔ ایل ڈی اے، لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہے۔ یہ میرے بھائی جعلی ڈاکٹر ذوالفقار مرزا بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہے اور اس کے اپنے اختیارات ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وزیر موصوف کو استعفیٰ دے دینا چاہئے۔

جناب سپیکر: وہ autonomous ہے، آپ ان کی بات سُنیں۔ ہر بات پر کہتے ہیں کہ استعفیٰ دے دیں، کیا آپ خود وزیر بننا چاہتے ہیں۔ کبھی چیف منسٹر کو کہتے ہیں کہ استعفیٰ دے دیں، کبھی ان کو کہتے ہیں۔ کیا بات ہے آپ کی؟ relevant بات کیا کریں۔ .Be relevant please ان کی بات سُنیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! وزیر موصوف کو اپنے محکمے کا ہی نہیں پتا۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں، ان کی بات کا جواب آنے دیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! وہ پھر کھڑی ہو گئی ہیں ان کو تو بٹھائیں۔ جب ہم کھڑے ہوتے ہیں تو آپ ہمیں بٹھا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ان کی بات کا جواب آنے دیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! وہ دیکھیں وہ کھڑی ہیں ان کو بٹھائیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! وزیر صاحب نے جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ autonomous ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کی تنخواہیں روک دینی چاہئیں۔

جناب سپیکر: آپ کے بس میں ہو تو آپ تو سب کو بھوکا مار دیں گے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مہربانی کر کے پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا دیں کہ لبرٹی مارکیٹ میں جتنے بھی سٹینڈز ہیں وہ لوکل گورنمنٹ کے under ہیں یا ایل ڈی اے کے under ہیں اور اگر وہ لوکل گورنمنٹ کے under ہیں تو کہاں پر -/10 روپے لئے جا رہے ہیں وہ جگہ مجھے بھی بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، ابھی آپ کو بتا دیتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس آدھ منٹ ہے جلدی جواب دیں۔ وہ آپ سے بار بار پوچھ رہے ہیں بتائیں کہ لبرٹی مارکیٹ میں جو سٹینڈ ہیں وہ لوکل گورنمنٹ کے ہیں یا ایل ڈی اے کے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! Liberty round about پر جو کار پارکنگ بنا ہوا ہے وہ ایل ڈی اے کے under ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! ان کو پتا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ وہ ایل ڈی اے کے under ہے۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

محکمہ لوکل گورنمنٹ میں گریڈ 17 اوراوپر کے تعینات آفیسران کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2564: چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ لوکل گورنمنٹ میں لاہور ڈویژن اور ضلع لاہور اور ساہیوال ڈویژن اور ضلع ساہیوال، اوکاڑہ اور پاکپتن میں کتنے آفیسرز گریڈ 17 اور اوپر کے ہیں ان کے نام، عہدہ جات اور تاریخ تعیناتی کے ساتھ کس گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) محکمہ لوکل گورنمنٹ کے کتنے اور کون کون سے گریڈ 17 اور اوپر کے کتنے آفیسرز لاہور، ملتان اور ساہیوال ڈویژن میں کس گریڈ میں تعینات کب سے ہیں، ان کے نام، عہدہ جات اور تاریخ تعیناتی سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں Erratic Postings ہوئی ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں گزارش ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ لاہور ڈویژن میں گریڈ 18 کے دو آفیسر اور گریڈ 17 کے 11 آفیسرز اور ضلع لاہور میں گریڈ 17 کے دو آفیسرز، ساہیوال ڈویژن میں گریڈ 18 کا ایک اور گریڈ 17 کے 6 آفیسرز اور ضلع ساہیوال میں گریڈ 17 کے 3 آفیسرز کام کر رہے ہیں جن کا نام و عہدہ جات اور تاریخ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ لوکل گورنمنٹ کے گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے تعینات آفیسرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ محکمہ ہذا میں باقاعدہ رولز اور پالیسی کو مد نظر رکھتے ہوئے افسران کی تعیناتی کی جاتی ہے۔

لاہور، ساہیوال، پاکپتن کی ضلعی حکومتوں میں گزٹیڈ آفیسرز کی تعیناتی کی تفصیلات

*2565: چوہدری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے ضلعی حکومتوں لاہور، ساہیوال اور پاکپتن میں گزٹیڈ آفیسرز کے عہدے اور نام و جگہ تعیناتی مع تاریخ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) محکمہ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے ان اضلاع میں کون کون سی تعیناتی میرٹ سے ہٹ کر ہوئی Erratic Postings ہوئی ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں اور کب سے ہیں؟

(ج) ٹی ایم اے پاکپتن میں کون کون سے آفیسرز کب سے کس کس گریڈ میں کام کر رہے ہیں، نام، عہدہ و تاریخ تعیناتی سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ لوکل گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے لاہور، ساہیوال اور پاکپتن شریف میں صرف ڈسٹرکٹ آفیسرز (کمیونٹی آرگنائزیشن) لگائے جاتے ہیں۔ اس وقت ان اضلاع میں جو آفیسر تعینات ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ضلع	نام	تاریخ تعیناتی
لاہور	ذوالفقار حیدر	March,2011
ساہیوال	محمد نعیم اختر	27-07-2007
پاکپتن شریف	Vacant	23-02-2010

(ب) محکمہ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے ان اضلاع میں تعیناتی میرٹ پر ہوئی ہے کوئی بھی تعیناتی میرٹ سے ہٹ کر یا Erratic Posting نہیں ہوئی ہے۔

(ج)

نمبر شمار	نام آفیسر بمع گریڈ	عہدہ بمعہ گریڈ پوسٹ	تاریخ تعیناتی
1۔	سردار نصیر احمد (بی ایس۔18) ایل سی ایس ایڈمن	ڈی ایم او، ٹی ایم اے پاکپتن (بی ایس۔18)	01-03-2011
2۔	ایوب نواز (بی ایس۔16) ایل سی ایس ایڈمن	تحصیل آفیسر ریکولشن (بی ایس۔16)	24-05-2011
3۔	سعید خان (بی ایس۔16) ایل سی ایس ایڈمن	کونسل آفیسر (بی ایس۔16)	29-01-2011
4۔	عبدالحمید (بی ایس۔17) ایل سی ایس اکاؤنٹس	تحصیل آفیسر فنانس (بی ایس۔17)	03-02-2011
5۔	عبدالرزاق (بی ایس۔18) ایل سی ایس انجینئر	تحصل آفیسر (بی ایس۔18)	20-09-2010
6۔	مختار احمد (بی ایس۔17) ایل سی ایس انجینئر	اسسٹنٹ تحصل آفیسر (آئی اینڈ ایس) بی ایس۔17	12-10-2009

مدینہ کالونی باغبانپورہ لاہور میں صفائی کی تفصیلات

*2655: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مدینہ کالونی باغبانپورہ لاہور میں گندگی کے بے شمار ڈھیر لگے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے وہاں تعفن پھیل رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ کالونی میں باقاعدہ صفائی کا کوئی بھی بندوبست نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ کالونی کے مکینوں نے متعدد بار تکلیف کے ازالے کی درخواستیں دیں مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے۔مذکورہ جگہ مدینہ کالونی باغبانپورہ شالامار ٹاؤن میں گندگی کے کوئی بڑے ڈھیر موجود نہ ہیں۔کچھ ڈھیر موجود تھے ان کو ایک ماہ قبل مکمل clear کروادیا گیا ہے۔

(ب) مدینہ کالونی باغبانپورہ میں صفائی کا نظام بہترین ہے جس کے لئے محکمہ سالڈ ویسٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے 5 ملازمین رکھے ہوئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ متذکرہ کالونی میں روزانہ یونین کونسل نمبر 36 کا سینٹری سپروائزر صفائی کروانے کا پابند ہے۔

(ج) ابھی تک اہلیان مدینہ کالونی کی طرف سے کوئی شکایت صفائی (درخواست) وصول نہ ہوئی ہے۔اگر کوئی شکایت صفائی (درخواست) وصول ہوئی تو اس پر فوری کارروائی کی جائے گی۔

لاہور۔مصری شاہ میں کباڑیوں کے گوداموں کی تفصیلات

*2656: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کے گنجان آباد علاقے مصری شاہ میں کباڑیوں کے بے شمار گودام ہیں جو لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث بن رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کباڑیوں کا کاروبار کرنے والے لوگوں نے محکمہ کے افسران اور ملازمین سے مل کر ناجائز تجاوزات قائم کر رکھی ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مصری شاہ لاہور میں مختلف نوعیت کے کاروبار، رہائش اور ضروریات زندگی کے معاملات جیسا کہ پبلک ٹرانسپورٹ، رکشاتانگہ کے اڈاجات کھانے پینے کی اشیاء وغیرہ دستیاب ہیں۔ کباڑ کی دکانیں بھی ہیں جو کہ پرانے اور ناکارہ مال کی خرید وفروخت کا کام کر رہے ہیں۔

(ب) درست نہ ہے چند کباڑیئے اپنا کاروبار کر رہے ہیں اور وہ اپنی قائم شدہ حدود میں ہیں اگر کبھی کباڑیئے ناجائز تجاوز کرتے ہیں تو TMA کا عملہ موقع سے ہٹادیتا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ چند کباڑیئے اپنی حدود میں رہ کر پرانی اور ناکارہ اشیاء کا کاروبار کر رہے ہیں تجاوزات کے حوالہ سے عرض ہے کہ TMA راوی ٹاؤن نے ایک جامع پروگرام بحوالہ ناجائز تجاوزات ترتیب دیا ہے جس کی رو سے تمام ناجائز تجاوزات کرنے والوں کے خلاف مؤثر اقدامات عمل میں لائے جاتے ہیں۔

صدیق اکبر سٹریٹ نمبر 6 حاجی پارک داروغہ والا لاہور کی تعمیر کا مسئلہ

*3228: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صدیق اکبر سٹریٹ نمبر 6 حاجی پارک داروغہ والا لاہور ٹوٹ پھوٹ چکی ہے؟

(ب) اس گلی پر سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم سالانہ خرچ کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس گلی کو از سر نو تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) متعلقہ سڑک پر سال 09۔2008 میں مبلغ پانچ لاکھ روپے کی لاگت سے 300 فٹ لمبائی کا سیوریج اور پی سی سی کی سڑک تعمیر کی گئی۔

(ج) مذکورہ سڑک کا بقیہ حصہ TMA واہگہ ٹاؤن نے ایم پی اے جناب محمد نوید انجم کی نشاندہی پر حالیہ مالی سال 10-2009 کے واہگہ ٹاؤن کے سالانہ بجٹ میں سے تخمینہ مبلغ 21.00 لاکھ روپے کی منظوری کے لئے کمشنر لاہور ڈویژن کو بھیجا ہوا ہے۔ منظوری موصول ہونے کے بعد بقیہ سڑک کا حصہ TMA واہگہ ٹاؤن تعمیر کروا دے گی۔

یو سی 42 سراج پورہ واہگہ ٹاؤن لاہور میں بھینسوں کے انخلاء کا مسئلہ

*3803: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے لاہور شہر کی حدود میں بھینسوں کے رکھنے پر پابندی عائد کر رکھی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یو سی 42 سراج پورہ واہگہ ٹاؤن لاہور کے علاقہ سے لوگ بھینسیں صبح کو باہر لے جاتے ہیں اور شام 6/5 بجے کے بعد دوبارہ اس علاقہ میں لے آتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب بھینسیں شام کے وقت دوبارہ واپس اس علاقہ میں آتی ہیں تو دو گھنٹے تک اس یو سی کی تمام سڑکوں پر ٹریفک بلاک ہو جاتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ کے لوگوں نے متعدد دفعہ اس بارے میں متعلقہ انتظامیہ کو درخواستیں دی ہیں مگر متعلقہ انتظامیہ اور یو سی کی انتظامیہ پیسے لے کر ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتی؟

(ہ) کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) ان لوگوں نے ہائیکورٹ اور سول کورٹس سے حکم امتناعی حاصل کر رکھا ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) درست نہ ہے TMA واہگہ ٹاؤن کے عملہ نے بہت سے گوالوں کو شہری حدود سے باہر نکالا اور بعض گوالوں کی FIRs تھانہ باغبانپورہ میں درج کروائیں۔

(ہ) جونہی ان گوالوں کا عدالت سے سٹے خارج ہو جائے گا ان گوالوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

یوحنا آباد لاہور میں سڑکوں کی تعمیر و سولنگ کے لئے فراہم کئے گئے فنڈز و دیگر تفصیلات

*4068: رانا آصف محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یوحنا آباد لاہور میں یکم جنوری 2009 سے آج تک سڑکوں کی تعمیر اور سولنگ لگانے کے لئے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ب) آج تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے موقع پر کتنا کام کس کس گلی کا ہوا ہے، تفصیل گلی وار بتائیں؟

(ج) اس وقت کس کس گلی میں ترقیاتی کام کون کون سا ہو رہا ہے؟

(د) ان کاموں کی نگرانی کے لئے مامور سرکاری ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ جو کام ہو رہا ہے اس میں ناقص مٹیریل کی شکایات ہیں؟

(و) کیا حکومت معیاری کام کروانے اور ناقص تعمیر کردہ کام کی انکوائری کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے کل -/96,87,000 روپے یکم جنوری 2009 سے اب تک مختلف یونین ناظم اور ڈسٹرکٹ ممبر کے مختص فنڈز فراہم کئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	طارق جاوید بھٹی یو سی 142	فنڈز مبلغ -/53,27,000
2	ایوب خاور گل ڈسٹرکٹ ممبر	فنڈز مبلغ -/27,99,000
3	ایوب خاور گل ڈسٹرکٹ ممبر	فنڈز مبلغ -/15,61,000

(ب) کل رقم -/92,58,949 روپے خرچ ہو چکے ہیں موقع پر تمام کام یو سی ناظم اور ڈسٹرکٹ ممبر کی مشاورت سے مکمل ہو چکے ہیں۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی ڈویژن ہذا نے کوئی

سڑک اور سولنگ کا کام یوحنا آباد میں نہیں کروایا بلکہ مختلف گلیوں کے پی سی سی کے کام کروائے ہیں۔ گلی وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	گلیوں کے نام	فنڈز	خرچہ
1	تعمیر مختلف گلیاں یوحنا آباد فیروزپور روڈ یو سی 142	5327000/-	5316108/-
2	تعمیر روڈ کر سچئین یوحنا آباد تعمیر پی سی سی گلی مین روڈ تا یوحنا آباد تا سیمینار روڈ یو سی 142	2799000/-	2381841/-
3	تعمیر روڈ کر سچئین یوحنا آباد تعمیر پی سی سی گلی 1,2,3 دھلو خان یوحنا آباد یو سی 142	1561000/-	1561000/-

(ج) موقع پر تمام کام یو سی ناظم اور ڈسٹرکٹ ممبر کی مشاورت سے مکمل ہو چکے ہیں۔

(د) ان کاموں کی نگرانی کے لئے مندرجہ ذیل سرکاری ملازمین مامور تھے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1	محمد اقبال اعوان	ڈسٹرکٹ آفیسر روڈز ہائی وے سٹی ڈویژن نمبر 1، لاہور	18
2	عامر بٹ	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر روڈز ہائی وے سٹی سب ڈویژن نمبر 1، لاہور	17
3	ابرار احمد	سب ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر روڈز	11
4	سید شکیل احمد	ہائی وے سٹی سب ڈویژن نمبر 1، لاہور	

(ہ) جو کام موقع پر مکمل ہو چکے ہیں اس بارے میں ناقص مٹیریل کی آج تک کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(و) موقع پر تمام کاموں پر مامور سرکاری ملازمین کی زیر نگرانی معیاری کام P.W.D specification کے مطابق ہوئے ہیں اور کوئی ناقص مٹیریل استعمال نہ ہوا ہے۔ موقع پر اب تک تمام کام درست اور صحیح حالت میں موجود ہیں کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

لاہور شہر کی حدود میں پارکنگ سٹینڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4088: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر کی حدود میں کتنے پارکنگ سٹینڈز حکومت کی جانب سے منظور شدہ ہیں یہ کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ان پارکنگ سٹینڈز سے حکومت کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی آمدن ہوئی ہے؟

(ج) ان پارکنگ سٹینڈز میں فی گاڑی، موٹر سائیکل اور سائیکل کی کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟

(د) یکم جنوری 2009 سے آج تک کس کس پارکنگ سٹینڈ کے ٹھیکیدار کے خلاف کس کس بناء پر شکایت وصول ہوئی ہے؟

(ہ) کس کس ٹھیکیدار کے خلاف کیا کیا ایکشن لیا گیا ہے اور کیا کیا سزا دی گئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور (دفتر شہری سہولیات)، ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن راوی ٹاؤن، داتا گنج بخش ٹاؤن گلبرگ ٹاؤن اور سمن آباد ٹاؤن کے زیر انصرام منظور شدہ 122 پارکنگ سٹینڈز ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام دفتر	تعداد	نام جگہ
1	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ	77	بر تتمہ الف
2	راوی ٹاؤن	4	ب
3	داتا گنج بخش ٹاؤن	19	ج
4	گلبرگ ٹاؤن	16	د
5	سمن آباد ٹاؤن	6	"ہ" ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ب) پارکنگ سٹینڈز کی دوران سال 08-2007 اور 09-2008 ہونے والی آمدنی کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام دفتر	2007-08	2008-09
1	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ	26,391000/-	35000000/-
2	راوی ٹاؤن	1855000/-	949845/-
3	داتا گنج بخش ٹاؤن	4686753/-	3686437/-
4	گلبرگ ٹاؤن	4319060/-	5510000/-
5	سمن آباد ٹاؤن	1302010/-	1863385/-

(ج) مذکورہ بالا پارکنگ سٹینڈز پر جو فیس وصول کی جاتی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام دفتر	کار/جیپ	موٹر سائیکل/سائیکل
1	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ	10/- روپے	5/- روپے 1/- روپیہ
2	راوی ٹاؤن	10/- روپے	5/- روپے 2/- روپے
3	داتا گنج بخش ٹاؤن	10/- روپے	5/- روپے 3/- روپے
4	گلبرگ ٹاؤن	10/- روپے	5/- روپے 2/- روپے
5	سمن آباد ٹاؤن	10/- روپے	5/- روپے 2/-

روپے

(د) یکم جنوری 2009 سے آج تک درج ہونے والی شکائتوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر انصرام قائم 6 پارکنگ سٹینڈز کے ٹھیکیداروں کے خلاف بوجہ اوور چارجنگ کی شکایت موصول ہوئیں تفصیل حسب ذیل ہے:۔

1	چودھری نصراللہ	پارکنگ سٹینڈ اندرون ضلع کچہری
2	یاسین خان	پارکنگ سٹینڈ حفیظ سنٹر گلبرگ
3	عاصم	پارکنگ سٹینڈ سیشن کورٹ
4	عمران	پارکنگ سٹینڈ صوبے خان دی مال
5	فیصل	پارکنگ سٹینڈ شالامار باغ
6	عمران	پارکنگ سٹینڈ بیرون حفیظ سنٹر گلبرگ
2	راوی ٹاؤن	پارکنگ سٹینڈ فوارہ چوک شاہ عالم مارکیٹ کے ٹھیکیدار عابد حسین ولد عبدالرشید احمد کے خلاف بوجہ اوور چارجنگ کی شکایت موصول ہوئی۔
3	داتا گنج بخش ٹاؤن	ٹھیکیدار ان مسمیان ندیم اکرام ولد محمد اکرام اور محمد جاوید ولد محمد اسحاق کے خلاف اوور چارجنگ کی دو شکایات پارکنگ سٹینڈ گندہ نالا ہال روڈ اور پارکنگ سٹینڈ نیلا گنبد انار کلی موصول ہوئیں۔
4	گلبرگ ٹاؤن	پارکنگ سٹینڈ پیس لنک روڈ ماڈل ٹاؤن کے ٹھیکیدار توصیف احمد ولد مقبول احمد کے خلاف زائد وصولی کی شکایت موصول ہوئی۔
5	سمن آباد ٹاؤن	کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

(ہ) جن جن ٹھیکیداروں کے خلاف جو بھی کارروائی عمل میں لائی گئی کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	ڈسٹرکٹ گورنمنٹ	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ (دفتر شہری سہولیات) نے 4 ٹھیکیداروں کے ٹھیکہ جات منسوخ
1		کئے جن کے جز (د) بالا میں نمبر شمار 1 تا 4 میں درج ہیں جبکہ بقایا 2 ٹھیکیداروں کے خلاف تھانہ گلبرگ اور باغبانپورہ میں FIRs کٹوائی گئیں جن کے نام نمبر شمار 5 اور 6 پر درج ہیں FIRs کی کاپیاں تتمہ (ث) اور (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
2	راوی ٹاؤن	ٹھیکیدار مسمی عابد حسین ولد رشید احمد کو فائل نوٹس کے ذریعے تنبیہ کی گئی کہ آئندہ اوور چارجنگ کی شکایت وصول ہوئی تو حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لاتے ہوئے ٹھیکہ منسوخ کر دیا جائے گا۔
3	داتا گنج بخش ٹاؤن	ٹاؤن انتظامیہ نے دو ٹھیکیداروں ندیم اکرام ولد محمد اکرام پارکنگ سٹینڈ گندہ نالا ہال روڈ کے خلاف تھانہ قلعہ گجر سنگھ اور محمد جاوید ولد محمد اسحاق پارکنگ سٹینڈ نیلا گنبد کے خلاف تھانہ انار کلی میں FIRs کٹوائیں تفصیل تتمہ (چ) اور (ح) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
4	گلبرگ ٹاؤن	پارکنگ سٹینڈ پیس لنک روڈ ماڈل ٹاؤن کے ٹھیکیدار توصیف احمد ولد مقبول احمد کے خلاف

تھانہ فیصل ٹاؤن میں ایف آئی آر کٹوائی گی تفصیل تتمہ (خ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

5	سمن آباد ٹاؤن	کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی لہذا ایکشن لینا مناسب نہ ہے۔

ڈنگہ شہر ضلع گجرات میں فائر بریگیڈ کی فراہمی کی تفصیلات

*4257: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ شہر ضلع گجرات میں فائر بریگیڈ کی سہولت نہیں ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ شہر میں فوری طور پر فائر بریگیڈ کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔ لیکن TMA کھاریاں کی صرف ایک ہی فائر بریگیڈ ہے جو لالہ موسیٰ بلدیہ کے دفتر میں موجود ہے کیونکہ لالہ موسیٰ تحصیل کھاریاں کا سب سے بڑا شہر ہے۔ ایمرجنسی کی صورت میں یہ فائر بریگیڈ فوری طور پر پوری تحصیل میں بھیج دی جاتی ہے۔

(ب) TMA کھاریاں نے اپنے بجٹ سال 10-2009 میں ڈنگہ شہر کے لئے فائر بریگیڈ کی گاڑی کی خریداری کے لئے مبلغ -/36,00,000 روپے مختص کئے ہیں لیکن گورنمنٹ کی طرف سے پابندی کی وجہ سے ڈنگہ شہر کے لئے فائر بریگیڈ گاڑی خرید نہیں کی جا سکتی۔ تاہم اب فائر بریگیڈ مہیا کرنے کی ذمہ داری Rescue1122 کی ہے جو کہ محکمہ داخلہ کے تحت کام کرتا ہے۔

مصری شاہ لاہور گلی نمبر 14 میں غیر قانونی سپیڈ بریکر کی تفصیلات

*4267: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انتظامیہ کی لاپرواہی کے باعث مصری شاہ لاہور کی شاہراہ عزیز روڈ کی گلی نمبر 14 کے رہائشیوں نے درجنوں غیر قانونی سپیڈ بریکر بنا رکھے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مسئلہ کو جلد از جلد حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ گلی کی چوڑائی تقریباً 12 فٹ ہے اس گلی میں ایک جامع مسجد اور اسلامیہ گرلز ہائی سکول ہے۔ اس گلی میں 7 عدد سپیڈ بریکر موجود ہیں جو کہ اہلیان گلی نے اپنی مدد آپ کے تحت بنا رکھے ہیں۔

(ب) یہ سپیڈ بریکر اہلیان گلی نے روزمرہ کے حادثات سے بچنے کے لئے بنائے ہیں تاہم اگر ایوان حکم فرمائے تو یہ سپیڈ بریکر ختم کر دیئے جائیں گے۔

لاہور۔ کیمیکل سے بنے مشروبات کی فروخت کی تفصیلات

*4348: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کے متعدد مقامات پر کیمیکل سے بنے مشروبات فروخت ہو رہے ہیں؟

(ب) اگر متعلقہ انتظامیہ ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پیور فوڈ رولز 2007 کے مطابق مشروبات درج ذیل اقسام میں تقسیم کئے گئے ہیں:

(i) قدرتی جیسے مختلف اقسام کے پھلوں کے خالص جوس وغیرہ جو 100 فیصد خالص ہوتے ہیں اور ان میں کسی بھی قسم کے کیمیکل شامل نہ ہوتے ہیں۔

(ii) فروٹ جوس ڈرنکس جن میں پھلوں کے جوس کی کافی مقدار کے علاوہ مختلف اجازت شدہ (permissible) کیمیکلز شامل ہوتے ہیں۔

(iii) فروٹ بیوریج / فروٹ ڈرنک / فروٹ کرش ایسے مشروبات ہیں جن میں فروٹ جوس کی خفیف مقدار کے علاوہ مختلف کیمیکل شامل ہوتے ہیں۔

(iv) کاربونیٹڈ واٹر جیسے کوکا کولا، پیپسی کولا، مرنڈا وغیرہ جو تمام تر اجازت شدہ (permissible) کیمیکلز سے تیار کئے جاتے ہیں۔

(v) مختلف اقسام کے شربت جن میں چینی، رنگ اور مختلف کیمیکل استعمال کئے جاتے ہیں تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔

مشروبات کے مندرجہ بالا تجزیے سے یہ بات عیاں ہے کہ سوائے خالص جوسز کے ہر قسم کے مشروبات کی تیاری میں مختلف اقسام کے اجازت شدہ (permissible) کیمیکلز جیسے سوڈیم، میگنیشیم، لیتھیم، کیلشیم کے نمکیات، مختلف قسم کے ذائقہ دینے والے کمپاؤنڈ (flavoring compound)، کاربن ڈائی آکسائیڈ، چینی (sugar)، مختلف قسم کے اجازت شدہ رنگ (permissible colours) وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فوڈ کے قوانین کا بنیادی مقصد انسانی خوراک میں ملاوٹ کے رجحان کا تدارک اور عوام الناس کو ملاوٹ سے پاک خوراک کا حصول حتمی بنانا ہے جبکہ لاہور کی حد تک یہ تمام عمل فوڈ ڈیپارٹمنٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے فرائض میں شامل ہے جو ہمہ وقت اپنے فرائض تندہی سے سرانجام دے رہا ہے۔

پچھلے چھ ماہ کی رپورٹ (مئی تا اکتوبر 2009) کی رپورٹ کے مطابق مشروبات کے 1351 عدد نمونہ جات برائے تجزیہ حاصل کئے گئے جن میں سے 685 عدد نمونہ جات مختلف وجوہات کی بناء پر فیل ہوگئے جن کے چالان عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ مشروبات کے نمونہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ جوسز (pre-packed) کے 215 عدد نمونہ جات حاصل کئے گئے جن میں سے 141 عدد نمونہ جات مختلف وجوہات کی بناء پر فیل ہوگئے۔

2۔ مشروبات (انٹرنیشنل برانڈ، جیسے کوکا کولا پیپسی وغیرہ) کے 336 عدد نمونہ جات میں سے 215 عدد نمونہ جات مختلف وجوہات کی بناء پر فیل ہوئے۔

3۔ دیسی مشروبات جیسے لیمن سوڈا وغیرہ کے 14 عدد نمونہ جات حاصل کئے گئے جو تمام مختلف وجوہات کی بناء پر فیل ہوگئے۔

4۔ شربت کے 7 عدد نمونہ جات میں سے 1 عدد نمونہ فیل ہوگیا۔

پچھلے چھ ماہ کے دوران جعلی اور غیر معیاری مشروبات کی پڑتال کے سلسلے میں 48 عدد ریڈ کی گئیں جن میں موقع پر تقریباً -/38,000 ہزار جعلی اور غیر معیاری انٹرنیشنل برانڈ

اور دوسرے مشروبات کی بوتلیں قبضے میں لے کر ملاوٹ کنندگان کے چالان برائے سماعت عدالت میں پیش کئے گئے۔

(ب) تفصیلی جواب جز(الف) میں دے دیا گیا ہے۔

حافظ آباد-فائر بریگیڈ کی گاڑیاں و دیگر تفصیلات

*4372: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فائر بریگیڈ حافظ آباد کے پاس اس وقت کتنی گاڑیاں ہیں ان میں کتنی ٹھیک حالت میں ہیں اور یہ کس ماڈل کی ہیں نیز آئندہ اس میں اضافے کے لئے کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے اگر ہاں تو اس کے لئے کتنا بجٹ مخصوص کیا گیا ہے؟

(ب) اس وقت عملہ کی تعداد کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) فائر بریگیڈ حافظ آباد کے پاس اس وقت ایک گاڑی ہے جو کہ تسلی بخش حالت میں ہے اور اس کا ماڈل 1979 ہے آئندہ اس میں اضافہ کے لئے کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے اور نہ ہی بجٹ میں کوئی رقم مخصوص کی گئی ہے۔

(ب) اس وقت عملہ کی تعداد 9 ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب، چک نمبر 61/5 میں سولنگ کی تفصیلات

*4381: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماہ اگست، ستمبر 2009 کے دوران چک نمبر 61/5 تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب میں سولنگ لگایا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سولنگ ٹکڑوں کی صورت میں من پسند اور منظور نظر لوگوں کے گھروں کے سامنے لگایا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سولنگ میں ناقص مٹیریل یعنی دوئم اور سوئم اینٹ لگائی گئی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے منظور شدہ سولنگ 10 فٹ کی بجائے 8 فٹ لگایا گیا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ٹکڑوں کی صورت میں لگایا گیا سولنگ اکھاڑ کر ایک طرف سے لگانے اور صحیح مٹیریل لگوانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ 09-2008 میں چک نمبر 5/61 تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب میں نالیاں سولنگ لگوایا گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ سولنگ نقشہ کے مطابق مختلف گلیوں میں موقع پر لگوایا گیا ہے منظور نظر لوگوں کا کوئی تعلق نہ ہے۔

(ج) موقع پر اول درجہ کی اینٹ لگائی گئی ہے۔

(د) گورنمنٹ کی طرف سے دس فٹ (چوڑائی) سولنگ لگوانے کی کوئی ہدایت نہ ہے estimate کے مطابق آٹھ فٹ (چوڑائی) سولنگ لگوایا گیا ہے۔

(ہ) موقع پر نقشہ کے مطابق سولنگ لگوایا گیا ہے اور اس پر صحیح مٹیریل استعمال کیا گیا ہے۔

سیالکوٹ دوبرجی ملیاں سے لے کر چائنا چوک پسرور روڈ کی تعمیر کا مسئلہ

*4425: چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ دوبرجی ملیاں سے لے کر چائنا چوک پسرور روڈ عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سیالکوٹ دوبرجی ملیاں سے لے کر چائنا چوک پسرور روڈ عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) سڑک ہذا مورخہ 30-01-2010 کو ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی میٹنگ میں منظور ہو چکی ہے یہ سڑک سیالکوٹ سٹی پیکج کے تحت بنائی جارہی ہے اس کی کل لاگت 49.780 ملین روپے ہے۔ سڑک کی کل لمبائی 4.50 کلو میٹر ہے۔ مذکورہ بالا کام بھلی اینڈ سنز ٹھیکیدار کو الاٹ ہو چکا ہے اور اس پر کام شروع ہو چکا ہے۔

ہندل روڈ نواں پنڈ آرائیاں سیالکوٹ کی تعمیر کی تفصیلات

*4426: چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ہندل روڈ نواں پنڈ آرائیاں سیالکوٹ سے ہندل تک 5 سال قبل سے بن رہی ہے، یہ کب تک مکمل ہو جائے گی، اتنی تاخیر کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

اس سڑک کی تعمیر تقریباً ½3 سال قبل شروع ہوئی تھی اس کی لمبائی 3.80 کلو میٹر ہے باقی سڑک پر کام مکمل ہے صرف 1.21 کلو میٹر لمبائی میں تارکول ڈالنی باقی ہے۔ سڑک کی تکمیل میں تاخیر کی وجہ ٹھیکیدار کا فوت ہو جانا اور فنڈز کی باقاعدہ دستیابی نہ ہونا ہے۔ جتنے فنڈز میسر آتے گئے اتنا کام ہوتا گیا اب یہ سکیم unfunded ہے۔ جب فنڈز دستیاب ہوں گے باقی کام مکمل کروا دیا جائے گا۔

علی پور شہر ضلع مظفر گڑھ میں سیوریج بچھانے کی تفصیلات

*4446: جناب شہزاد رسول خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) علی پور شہر (ضلع مظفر گڑھ) میں سیوریج بچھانے کا منصوبہ کتنی لاگت کا ہے اور اس پر کب سے کام شروع ہے؟

(ب) یہ منصوبہ کس ٹھیکیدار سے مکمل کروایا جارہا ہے اس کا نام اور اس کا اس فیلڈ میں تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) یہ منصوبہ کب تک مکمل ہوگا؟

(د) یہ منصوبہ کتنے سال تک کارآمد ہوگا؟

(ہ) اس وقت اس منصوبہ میں جو پائپ بچھائے جارہے ہیں ان کا سائز اور حکومت کا منظور شدہ سائز بھی بتائیں؟

(و) اس منصوبہ کے دوران جو سڑکیں پائپ بچھانے کے لئے کاٹی جارہی ہیں ان کو کب تک مکمل کیا جائے گا نیز اس کو مکمل کرنا کس کی ذمہ داری ہو گی؟

(ز) 20۔اکتوبر 2009 تک اس منصوبہ کا موقع پر کتنا کام ہوا، اور کتنی رقم خرچ ہوئی، اس کی تفصیل بیان کریں کیا حکومت اس کام کے معیار سے مطمئن ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) منصوبہ کی کل لاگت 29.535 ملین روپے تھی۔ اس منصوبہ پر 15-09-2007 سے کام شروع ہوا تفصیل (تتمہ الف، ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم پراجیکٹ کوآرڈینیشن آفس لاہور نے تخمینہ لاگت کو revised کیا اور مجاز اتھارٹی نے اپنے مراسلہ نمبر SO(FP)LG/5-5/07(P-I) مورخہ 26-12-2009 کو مبلغ 42.335 ملین روپے کی منظوری دی جو کہ (تتمہ ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) یہ منصوبہ میسرز عبدالمجید خان سٹھاری، اور JV نیازی اینڈ کو سے مکمل کروایا جارہا ہے عبدالمجید خان سٹھاری پاکستان انجینئرنگ کونسل اسلام آباد C-2/758 رجسٹریشن نمبر کا حامل ٹھیکیدار ہے۔ میسرز نیازی اینڈ کو بھی پاکستان انجینئرنگ کونسل اسلام آباد رجسٹریشن نمبر C-5/7636 کا حامل ٹھیکیدار ہے رجسٹریشن کی کاپیاں (تتمہ د، ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ ان ٹھیکیداران کی اس Joint venture کو ایشیائی ترقیاتی بنک کے ہیڈ آفس فلپائن (منیلا) نے بھی منظور کیا ہوا ہے۔

(ج) منصوبہ ہذا فنڈز کی عدم دستیابی کیوجہ سے زیر تکمیل ہے اور تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن علی پور کے حوالے نہ ہوا ہے۔

(د) یہ منصوبہ 2025 تک کارآمد ہوگا۔

(ہ) اس منصوبہ میں "21 انچ، "18 انچ، "15 انچ اور "12 انچ قطر کے سیوریج پائپ بچھائے گئے ہیں۔ پراجیکٹ کوآرڈینیشن آفس لاہور اور ایشیائی ترقیاتی بنک کے مقرر کردہ کنسلٹنٹ (جرز انجینئرنگ H-124 ماڈل ٹاؤن لاہور کے زیر نگرانی تخمینہ، تصریحات کے مطابق

ایشیائی ترقیاتی بنک کے ہیڈ آفس (منیلا) فلپائن سے منظور شدہ ہیں۔ اس منصوبہ کی نگرانی TMA علی پور کے ٹیکنیکل افسران، ایشیائی ترقیاتی بنک اور JERS کے انجینئرز کرتے ہیں، اخبار اشتہار بابت ٹینڈرز (تتمہ و) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا۔

(و) اس منصوبہ کی تعمیر کے دوران جو سڑکیں کاٹی جارہی ہیں ان کی بحالی کا کام موجود منظور شدہ تخمینہ میں شامل نہ ہے۔

(ز) 20۔اکتوبر 2009 تک موقع پر 96 فیصد کام مکمل ہے۔ جبکہ ٹھیکیدار کو صرف 68.19 فیصد ادائیگی کی جاچکی ہے۔

لاہور، گلبرگ II ملی روڈ کی تفصیلات

*4472: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گلبرگ۔II، یو سی۔95 ملی روڈ لاہور کے دونوں اطراف پر رہائشی کوٹھیاں ہیں؟

(ب) کیا یہ سڑک کمرشل بھی ہے یا نہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گلبرگ۔II، یو سی۔95 ملی روڈ کے دونوں اطراف پر رہائشی کوٹھیاں ہیں مگر بعض لوگوں نے سکول و دفتر بھی قائم کر رکھے ہیں۔

(ب) یہ سڑک کمرشل نہ ہے۔

موبائل فون ٹاورز رہائشی علاقوں سے باہر شفٹ کرنے کی تفصیلات

*4479: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2007 میں صوبہ پنجاب میں موبائل فون ٹاورز کی تعداد کیا تھی اور اب کتنی ہے؟

(ب) کیا تمام ٹاورز حکومت کی پالیسی، قانون اور شرائط کے مطابق نصب ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ رہائشی کالونیوں اور گھروں کی چھتوں پر انسٹال کئے گئے شعاع افشانی سے انسانی صحت پر مضر اثرات پڑ رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ایسے اقدامات اٹھانے کو تیار ہے کہ مذکورہ ٹاورز اور انٹینے کمپنیاں رہائشی بستیوں سے shift کر کے کھلے میدانوں اور اوپن ایریا میں انسٹال کریں اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

مختلف ڈی سی او اور تحصیل ایڈمنسٹریشن سے موصولہ رپورٹ کے مطابق

(الف) برائے سال 2007 میں صوبہ پنجاب میں تقریباً موبائل فون ٹاورز BST 3383 موجود تھے اب ان کی تعداد 6296 ہو چکی ہے۔ تفصیل (الف) پر لف ہے۔

(ب) جی ہاں تقریبا تمام ٹاورز حکومت کی پالیسی اور اصول و ضوابط کے مطابق منظور ہوئے ہیں، ماسوائے ضلع چنیوٹ میں 19 ٹاورز، مرید کے میں 5 ٹاورز، سیالکوٹ میں 3 ٹاورز اور گوجرانوالہ میں 57 ٹاورز خلاف نصب ہیں۔ باقی تمام ٹاورز حکومت کی پالیسی اور بائے لاز کے مطابق ہیں۔ تفصیل تتمہ (ب) پر لف ہے۔

(ج) تمام اضلاع میں ٹاورز رہائشی کالونیوں میں نصب میں تاہم گھروں کی چھتوں پر کوئی ٹاور نصب نہ ہے اور شعاع افشانی سے انسانی صحت پر مضر اثرات پڑتے ہیں لیکن اس سلسلے میں کوئی شکایت وصول نہ ہوئی ہے۔ تفصیل تتمہ (ج) پر لف ہے۔

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گجرات کی آمدنی واخراجات کی تفصیلات

*4526: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گجرات کی مالی سال 06-2005 سے مالی سال 09-2008 تک سال وار آمدنی کتنی ہوئی اور یہ کن کن مدات سے حاصل ہوئی؟

(ب) مذکورہ بالا عرصہ میں اخراجات کتنے ہوئے، سال وار تفصیل دیں اور یہ کس کس مد میں خرچ ہوئے؟

(ج) اگر مندرجہ بالا عرصہ کے اخراجات، آمدنی سے زیادہ ہیں تو یہ کہاں سے پورے ہوئے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گجرات کو مالی سال 06۔2005 سے مالی سال 09۔2008 تک سال وار آمدنی کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

مدوار آمدن	2005ـ06	2006ـ07	2007ـ08	2008ـ09
مقامی حکومت کی آمدن	37.836	44.533	41.299	19.281
پراونشل فنانس کمیشن ایوارڈ	2032.887	2089.896	2419.662	2515.149
ضمنی گرانٹس منجانب فنانس ڈیپارٹمنٹ لاہور برائے ترقیاتی منصوبہ جات ومتفرق اخراجات	1428.895	1412.384	1520.361	1618.211

(ب) اخراجات کی مدوار تفصیل درج ذیل ہے۔

مدوار اخراجات	2005ـ06	2006ـ07	2007ـ08	2008ـ09
عملہ تنخواہ سائزاخراجات تمام محکمہ جات ضلعی حکومت	1818.205	2167.846	2373.217	2871.822
ترقیاتی اخراجات	1145.664	1345.129	2034.366	1467.421

(ج) ضلعی حکومت کے اخراجات بجٹ سے زائد نہ ہوئے ہیں۔

ضلع سیالکوٹ، سڑکوں کی تعمیر ومرمت کی تفصیلات

*4582: رانا آصف محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم سڑکوں کی تعمیر اور مرمت پر خرچ ہوئی، ان سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) اس ضلع میں سال 10-2009 کے دوران کتنی رقم سڑکوں کی تعمیر ومرمت پر خرچ ہوئی؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سی سڑک مرمت طلب ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں سال 08ـ2007 کے دوران 582.404 ملین روپے اور سال 09ـ2008 کے دوران 104.832 ملین روپے کی رقوم سڑکوں کی تعمیر اور مرمت پر خرچ ہوئیں ان سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) سال 10۔2009 کے دوران سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کے لئے 154.945 ملین روپے کی رقم release کی گئی جس میں سے اب تک 7.812 ملین روپے کی رقم خرچ ہو چکی ہے۔ سڑکوں کی تعمیر کا کام جاری ہے تفصیلات تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) ضلع سیالکوٹ میں 150 سڑکیں مرمت طلب ہیں جن کا تخمینہ لاگت 101.465 ملین روپے ہے۔ مرمت طلب سڑکوں کے نام اور ان کے تخمینہ لاگت کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹی ایم اے بھلوال فائر بریگیڈ کی گاڑیوں و ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4660: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایم اے بھلوال کے پاس فائر بریگیڈ کی کتنی گاڑیاں ہیں اور کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) یہ گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں اور ان میں کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی ناکارہ ہیں؟

(ج) ان گاڑیوں کی مرمت اور تیل پر سال 09۔2008 کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(د) اس وقت اس ادارے میں کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ٹی ایم اے کو فائر بریگیڈ کے لئے مزید گاڑیاں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایم اے بھلوال کے پاس فائر بریگیڈ کی دو گاڑیاں ہیں اور 11 ملازم کام کر رہے ہیں۔ (ہیڈ فائر مین ایک عدد ڈرائیور مستقل دو عدد، ڈرائیور عارضی ایک عدد بطور فائر مین کام کر رہا ہے، مستقل فائر مین پانچ عدد، عارضی فائر مین دو عدد)

(ب) ایک عدد فورڈ D-1211 ماڈل 79۔78 ایک عدد بیڈ فورڈ 91۔90 چالو حالت میں ہیں مگر مرمت طلب ہیں۔

(ج) گاڑیوں کی مرمت اور تیل پر دوران سال 09۔2008 مبلغ -/591,435 روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(د) فائر بریگیڈ کے شعبہ میں دو عدد ڈرائیور کی اسامیاں خالی ہیں۔

(ہ) اب فائر بریگیڈ کا کام Rescue Service1122 کو سونپ دیا گیا ہے اس لئے اب TMA کو نئی گاڑیاں خریدنے کی اجازت نہ ہے اب یہ کام 1122 کے ذمہ ہے۔

گوجرانوالہ، ٹریفک سگنل لگانے کی تفصیلات

*4705: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آبادی کے لحاظ سے گوجرانوالہ صوبہ کا تیسرا بڑا شہر ہے مگر اس شہر کے کسی چوک یا مین سڑک پر ٹریفک سگنل نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت اس شہر کے ہر اہم پوائنٹ پر ٹریفک سگنل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر کے کسی بھی چوک یا مین سڑک پر ٹریفک سگنل نہ ہیں۔

(ب) جی ہاں۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اس ضمن میں گوجرانوالہ کی مختلف سڑکوں پر رواں مالی سال 10-2009 میں ایڈوانسڈ ٹریفک سگنل نصب کرنے کا منصوبہ شروع کیا ہے جس کا تخمینہ لاگت -/1,98,13,000 روپے مختص کیا گیا ہے۔

قصبہ میانی تحصیل بھلوال، سڑکوں کی تعمیر کی تفصیلات

*4717: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) قصبہ میانی تحصیل بھلوال میں یکم جنوری 2008 سے آج تک کس کس سڑک کو پختہ کیا گیا ہے، اس سڑک کا نام لمبائی اور چوڑائی مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں کی تعمیر پر کب کام شروع ہوا اور کب ختم ہونا تھا، نیز ان کی مدت تکمیل بتائیں؟

(ج) کن کن منصوبہ جات کی تعمیر میں ناقص مٹیریل کی شکایات موصول ہوئیں اس پر کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن بھلوال قصبہ میانی ٹاؤن میں تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن بھلوال نے جنوری 2008 سے لے کر آج تک کوئی سڑک نہ بنائی ہے۔

(ب) Nil

(ج) Nil

سمن آباد ٹاؤن لاہور۔یو سیز کی تعداد اور ٹیکس وصولی کی تفصیل

*4745: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سمن آباد ٹاؤن کے تحت کتنی یونین کونسلیں ہیں ان کے نام بتائے جائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سمن آباد ٹاؤن دکانداروں، کارخانہ داروں، چھوٹے ہوٹل مالکان سے کارپوریشن ٹیکس وصول کرتا ہے بتایا جائے کہ کس قانون کے تحت کتنا کتنا ٹیکس وصول کیا جاتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سمن آباد ٹاؤن مجموعی طور پر 19 یونین کونسلوں پر مشتمل ہے۔

1	ابوبکر صدیق کالونی	(یونین کونسل 84)
2	شام نگر	(یونین کونسل 87)
3	گلگشت کالونی	(یونین کونسل 88)
4	گلشن راوی	(یونین کونسل 89)
5	بابو صابو	(یونین کونسل 90)
6	رضوان پارک	(یونین کونسل 91)
7	سوڈیوال	(یونین کونسل 92)
8	بہاولپور ہاؤس	(یونین کونسل 93)
9	اچھرہ	(یونین کونسل 100)
10	نیو سمن آباد	(یونین کونسل 101)
11	شاہ کمال	(یونین کونسل 102)
12	پکی ٹھٹھی	(یونین کونسل 103)
13	کشمیر بلاک	(یونین کونسل 104)
14	نواں کوٹ	(یونین کونسل 105)
15	سمن آباد	(یونین کونسل 106)
16	رحمان پورہ	(یونین کونسل 107)

17	گلشن اقبال	(یونین کونسل108)
18	سکندر بلاک	(یونین کونسل109)
19	مسلم ٹاؤن	(یونین کونسل115)

(ب) درست ہے ٹی ایم اے سمن آباد ٹاؤن نے سیکنڈ شیڈول پارٹ۔IV زیر دفعہ A-67 اور 116 پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 میں دیئے گئے اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے ٹاؤن کے دائرہ اختیار میں آنے والی items پر بعد از منظوری بذریعہ نوٹیفکیشن حکومت پنجاب ٹیکس / فیس ہائے وصول کر رہی ہے۔ کاپی منظور شدہ شیڈول لائسنس فیس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور۔ ناجائز تجاوزات کو ختم کرنے کی تفصیلات

*4747: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا صوبائی دارالحکومت میں تجاوزات ختم کرنے کی کوئی مہم چلائی گئی اگر ہاں تو کب اور اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟

(ب) کیا حکومت گھروں کے باہر باڑیں و دیگر ناجائز تجاوزات کے ذریعے سڑکوں پر قابض لوگوں سے سڑکات واگزار کرانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبائی دارالحکومت میں تجاوزات کے خاتمے کے لئے مہم چلائی گئی جس کی ٹاؤن وار تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ راوی ٹاؤن: TMA راوی ٹاؤن روزانہ کی بنیادوں پر سڑکوں اور گلیوں میں قائم کردہ عارضی اور مستقل تجاوزات کو بذریعہ عملہ تہہ بازاری موقع سے ہٹاتا ہے اور اٹھائے گئے سامان تجاوزات کو TMA کے سٹور میں جمع کروا دیا جاتا ہے جس سے بہت حد تک تجاوزات ختم ہو گئی ہیں۔

2۔ شالامار ٹاؤن: سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے ایک مہم برخلاف قبضہ گروپ و تجاوز کنندگان کے خلاف مورخہ 2011-3-11 سے شروع کی تھی جس میں تمام ٹاؤنز نے اپنے علاقہ جات میں بھرپور طریقہ سے آپریشن کلین اپ کیا جس میں TMA شالامار ٹاؤن نے اپنے زیر کنٹرول علاقہ میں تقریباً تمام مین روڈ اور بازاروں کو تجاوزات سے کلیئر کیا اور ہیوی

مشینری کی مدد سے پختہ تجاوزات کو گرادیا گیا۔ بل بورڈ، سائن بورڈز، ہولڈنگ بورڈز کو ختم کر دیا گیا۔

3۔ واہگہ ٹاؤن: ٹی ایم اے واہگہ ٹاؤن ہر ماہ پورے مہینے تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے شیڈول جاری کرتی ہے جس کے تحت ٹاؤن انتظامیہ تجاوزات کے خلاف تسلسل کے ساتھ آپریشن کرتی ہے مورخہ 2010۔3۔2 تا 2010۔4۔30 کے دوران ناجائز تجاوزات کے خلاف جو آپریشن کلین اپ کیا گیا اس آپریشن کے دوران 8 تھڑے دو شیڈ گرائے گئے اور 144 دکانوں سے سیڑھیاں اٹھائی گئیں علاقہ جات کی جلو موڑ سے واہگہ، چونگی سے داروغہ والا، صوار وڈ سے سلامت پورہ سرتاج مل نصیر آباد سے سراج پورہ داروغہ والا بند روڈ بسی روڈ بسی موڑ سے شریف پورہ، مغل پورہ روڈ گل بہار ٹاؤن سے دو بئی پارک اور داروغہ والا سک نہر جی ٹی روڈ۔

4۔ عزیز بھٹی ٹاؤن: ٹی ایم اے عزیز بھٹی ٹاؤن نے ایڈمنسٹریٹر صاحب کے حکم پر مورخہ 2010۔3۔ 17 تا 2010۔3۔20 مصطفیٰ آباد میں تجاوزات کے خلاف کیمپ لگایا اور تجاوزات ختم کروائی گئیں۔ اسی طرح ضرار شہید روڈ پر بھی کیمپ لگایا گیا جہاں تجاوزات ختم کروائی گئیں ۔ لال پل غازی آباد میں بھی تجاوزات کے خلاف ریڈ کی اور تجاوزات ختم کروائیں۔

5۔ داتا گنج بخش ٹاؤن: ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن، داتا گنج بخش ٹاؤن، لاہور روزانہ کی بنیاد پر ناجائز تجاوزات کے خلاف آپریشن کر رہی ہے جس میں انار کلی کباڑی مارکیٹ ، موہنی روڈ ، اسلام پورہ، بلال گنج اور نیلا گنبد ، لکشمی چوک ، فیروز پور روڈ ، مزنگ ، مال روڈ ، لٹن روڈ ، میو ہسپتال، پیر مکی، اردو بازار اور ملحقہ علاقوں میں تجاوزات کے خلاف آپریشن جاری ہے اور اس ضمن میں فیروز پور روڈ اور لکشمی چوک میں کیمپ لگا دیئے گئے ہیں تاکہ داتا گنج بخش ٹاؤن کی حدود سے تجاوزات کا مکمل خاتمہ کیا جا سکے اور دوبارہ تجاوزات نہ ہو سکیں۔

6۔ گلبرگ ٹاؤن: حکومت پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن کے ایریا میں روزانہ کی بنیادوں پر تجاوزات کے خلاف دن اور رات کے وقت خصوصی آپریشن جاری ہے۔

7۔ سمن آباد ٹاؤن: ٹاؤن میونسپل انتظامیہ سمن آباد ٹاؤن بلا تفریق تجاوزات ختم کرنے کے لئے گاہے بگاہے آپریشن کلین اپ کرتی رہتی ہے جس کے ذریعے تجاوز کنندگان کا نہ صرف تجاوز شدہ سامان اٹھایا جاتا ہے بلکہ ان کو پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت ٹکٹ بھی جاری کئے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مہم کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے مارکیٹ کے نمائندہ تنظیموں کے ذریعے دکانداروں اور تجاوز کنندگان کو بذریعہ نوٹس اور گفت وشنید از خود تجاوزات مقررہ مدت میں ختم کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ مقررہ مدت ختم ہونے پر آپریشن کلین اپ کر کے تجاوز کنندگان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اسکے

علاوہ سمن آباد ٹاؤن میں عوام کی جانب سے موصول ہونے والی شکایات بابت تجاوزات پر فوری عملدرآمد کروایا جاتا ہے اور تجاوزات کو ہٹایا جاتا ہے۔ نیز ناجائز تجاوزات کے دوبارہ پھیلاؤ کو روکنے کے لئے follow up ایکشن کیا جاتا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ٹاؤن میونسپل انتظامیہ سمن آباد ٹاؤن نے حال ہی میں ضلعی انتظامیہ کی ہدایات پر ایک ایکشن پلان برائے خاتمہ تجاوزات تیار کیا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر اینٹی انکروچمنٹ اسکواڈ سمن آباد ٹاؤن کی حدود سے (یونین کونسل وار) ناجائز تجاوزات کا خاتمہ کر رہا ہے۔

8- اقبال ٹاؤن: ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن اقبال ٹاؤن لاہور روزانہ کی بنیاد پر تجاوزات کے خلاف آپریشن کر رہی ہے اور عارضی تجاوزات کا خاتمہ کر کے سامان گرفت میں لے کر داخل سٹور کیا جاتا ہے۔

9- نشتر ٹاؤن: لاہور سدھار پروگرام حکومت کی ہدایت پر ناجائز تجاوزات کے خلاف مہم جاری ہے۔ لاہور فیروزپور روڈ قینچی تا چونگی امر سدھو کو ناجائز تجاوزات سے پاک کر دیا گیا ہے۔

(ب) گھروں کے باہر باڑ اور دیگر تجاوزات کو ہٹانے کی ٹاؤن وار تفصیل درج ذیل ہے۔

1- راوی ٹاؤن: گھروں کے باہر خوبصورتی کے لئے بنائی گئی گرین بیلٹ اور اس کے گرد باڑوں کو نہیں ہٹایا جاتا اور اگر کسی نے باڑ لگا کر تجاوز کرتے ہوئے سڑک کے رقبہ پر قبضہ کیا ہو تو اس کو صاف کروا دیا جاتا ہے۔

2- شالامار ٹاؤن: اپریشن کلین اپ کے بعد تاحال follow up جاری ہے جو کہ دوبارہ تجاوزات قائم نہ ہونے میں مددگار ہے۔

3- واہگہ ٹاؤن: ٹی ایم اے واہگہ ٹاؤن کی انتظامیہ گھروں کے باہر ناجائز تعمیر شدہ باڑیں و دیگر تجاوزات شیڈول کے مطابق ختم کرتی رہتی ہے۔

4- عزیز بھٹی ٹاؤن: ٹی ایم اے نے گھروں کے باہر اور سڑکوں سے ہر قسم کی تجاوزات ختم کروانے کے لئے شکایت سیل بھی بنا رکھا ہے اور اس کے تحت ایسی شکایات پر روزانہ کی بنیاد پر کارروائی ہو رہی ہے اور عوام کی شکایات دور ہو رہی ہیں اور لوگ حکومت کے اس احسن اقدام پر خوش ہیں۔

5- داتا گنج بخش ٹاؤن: ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن، داتا گنج بخش ٹاؤن، لاہور کی حدود میں گھروں کے آگے کسی بھی قسم کی ناجائز تجاوزات موجود ہوں تو ان کے خلاف فوراً ایکشن لیتا ہے۔

6- گلبرگ ٹاؤن: انتظامیہ ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن ہر قسم کی تجاوزات کے خلاف ایکشن لے رہی ہے۔

7۔ سمن آباد ٹاؤن: ٹی ایم اے سمن آباد ٹاؤن تجاوز کنندگان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لاتی ہے اور اس سلسلہ میں حکومت کی جانب سے موصول شدہ ہدایات پر من و عن عملدرآمد کیا جاتا ہے۔

8۔ اقبال ٹاؤن: ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن اقبال ٹاؤن لاہور کو جو بھی شکایت موصول ہوتی ہے اس پر کارروائی کر کے تجاوزات کا خاتمہ کر دیا جاتا ہے۔

9۔ نشتر ٹاؤن: حدود نشتر ٹاؤن میں گھروں / سڑکوں پر اگر ناجائز باڑوں سے تجاوزات کر رکھی ہوں اور ٹریفک کے بہاؤ میں رکاوٹ ہوں تو باڑیں ہٹا دی جاتی ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب توجہ دلاؤ نوٹس کا ٹائم ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! آپ ان نالائقوں کو بٹھا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں میں نے ان کو floor دیا ہے۔ آپ کی مہربانی مجھے مجبور نہ کریں۔ میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں۔ آپ مہربانی فرمائیں۔ آپ کو بولنے کی اجازت نہیں ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: آپ ہمیں بھی اجازت دیا کریں۔

جناب سپیکر: آپ کو اجازت نہیں ہے۔ جی، شوکت بسراء صاحب! توجہ دلاؤ نوٹس پیش کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں، اتنا important اور sensitive matter جو کہ گزشتہ سترہ دنوں سے چل رہا ہے کیا بہتر ہوتا کہ آج قائد ایوان یہاں تشریف لاتے۔ سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر صاحب جو کہ پہلے شہید ہو چکے ہیں ان کے صاحبزادے شہباز تاثیر صاحب کے اغواء کے متعلق بات ہو رہی ہے آج کیا اچھا ہوتا کہ خود قائد ایوان آتے اور ایوان کو اس بات پر اعتماد میں لیتے۔ میری گزارش سن لیں میں عرض کر دیتا ہوں یہ بہت sensitive matter ہے ہمیں اس پر بات کرنے دیجئے اگر آج شہباز تاثیر محفوظ نہیں ہے تو آپ Custodian of the House ہیں میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ آپ محفوظ ہیں، قائد حزب اختلاف محفوظ ہیں اور نہ لاء منسٹر محفوظ ہے۔ شہباز تاثیر کو اغواء ہوئے سترہ دن ہو گئے ہیں میری عرض یہ ہے کہ اگر وزیر اعلیٰ پنجاب خود یہاں پر تشریف لاتے اور بتاتے کہ آخر وہ کیا وجوہات ہیں کہ اغواء کے فوری بعد پندرہ منٹ کے اندر جب وائرلیس چل گئی لاہور کو block کر دیا گیا، آخر وہ بھی کسی ماں کا بیٹا ہے، وہ بھی کسی بہن کا بھائی ہے اور وہ بھی کسی کا لخت جگر ہے۔ اگر آج حمزہ شہباز شریف اغواء ہوا ہوتا تو میں دیکھتا کہ یہاں کا آئی

جی بچتا اور نہ یہاں کا ڈی آئی جی بچتا۔ آج لاہور اور پنجاب کے اندر صف ماتم بچھی ہوتی۔ یہاں پر اگر پرچہ نہیں دیا جاتا تو ایس پی کو معطل کر دیا جاتا ہے۔ آٹھ انوسٹی گیشن ٹیمیں بنائی گئی ہیں لیکن سترہ دن گزرنے کے باوجود ان انوسٹی گیشن ٹیموں نے۔۔۔

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر!۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کو کہیں کہ بیٹھ جائیں۔ جو لاشوں کی سیاست کرتا ہے، جو اغواء کی سیاست کرتا ہے ہم اس پر لعنت بھیجتے ہیں وہ ہمارا بھائی ہے جو کسی کا لخت جگر ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پڑھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے عرض کرنے دیں۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب! میری بات سنیں۔ یہ rules آپ نے بنائے ہیں ذرا ان کے مطابق مہربانی کریں۔ آپ یہ پڑھیں گے تو پھر اس کا جواب آ جائے گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے عرض کر لینے دیجئے میں rules کے مطابق چلوں گا۔ اگر جان کی امان پاؤں تو انہیں کہیں کہ بیٹھ جائیں تو میں عرض کر لوں چونکہ یہ بڑا important matter ہے یہ سیاست مت چمکائیں۔

جناب سپیکر: آپ پڑھیں گے تو جواب آئے گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): وہ مجھے پڑھنے دیں گے تو میں پڑھوں گا۔ وہ تو اس پر بھی سیاست چمکا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں، آپ کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ آرڈر پلیز! Order in the House. Order in the House. جی، بسراء صاحب! آپ پڑھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں اور آپ سے استدعا ہے کہ آپ اس issue پر ایوان کو in order کر دیجئے۔

جناب سپیکر: آپ in order رہیں گے تو ایوان بھی in order ہو گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): یہ انتہائی sensitive معاملہ ہے چونکہ آج پنجاب ڈاکوؤں کے حوالے ہے، سکہ شاہی میں بھی وہ [***] نہیں ہوتا تھا جو آج ہے۔

جناب سپیکر: بڑے افسوس کی بات ہے۔ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ خود [***] ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے وہ الفاظ حذف کرا دیئے ہیں آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔انہیں بات کرنے دیں۔ انہوں نے تو ایسا کرنا ہوتا ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے کب کہا ہے کہ مسلم لیگ (ن) نے اغواء کیا ہے۔ میری بات تو سن لیں۔صرف میں نے نہیں بلکہ ہمارے کچھ اور ساتھیوں نے بھی Call Attention Notice جمع کروایا تھا وہ آج لگ گیا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ دیکھ لیں کہ اس کے لئے پندرہ منٹ ہوتے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آج time limit نہ رکھیں۔

جناب سپیکر: یہ time limit میں نے رکھنی ہے؟ یہ آپ کے قواعد ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔

لاہور سابق گورنر پنجاب کے بیٹے کا اغواء و دیگر تفصیلات

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ایک مؤقر روز نامہ مورخہ 27۔اگست 2011 کے مطابق کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں گلبرگ کے علاقے حسین چوک کے قریب سے مسلح افراد نے سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے بیٹے شہباز تاثیر کو اغواء کر لیا؟

جناب سپیکر: بڑے بیٹے کہنا بھول گئے ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ):

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابق گورنر سلمان تاثیر کے بڑے بیٹے شہباز تاثیر کو اپنی پرائیویٹ گاڑی مرسڈیز نمبری IZT-1 پر جاتے ہوئے ایک لینڈکروزر اور موٹر سائیکل پر سوار نامعلوم افراد نے اغواء کر لیا اور ڈیفنس کے علاقے میں روپوش ہو گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اغواء کار ملزم لیپ ٹاپ، دو فون اور معوی کے ڈرائیور فواد کو تشدد کا نشانہ بنانے کے بعد وہاں چھوڑ کر فرار ہو گئے جس کی فوری اطلاع ڈرائیور نے ایمرجنسی 15 پر کال کر کے پولیس کو دی؟

(د) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ملزمان کو گرفتار کر کے بے نقاب اور معوی کو جلد از جلد بازیاب کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

جناب سپیکر: بسراء صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! قبل اس کے کہ لاء منسٹر صاحب جواب دیں۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے آوازیں rules permit نہیں کرتے)

جناب سپیکر: جی، ان کو بول لینے دیں۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہم نے آج سے سات آٹھ دن پہلے یہ مطالبہ کیا تھا کہ سابق گورنر سلمان تاثیر صاحب کے بیٹے کے بارے میں جواب کے لئے اگر وزیر اعلیٰ صاحب خود تشریف لائیں تو ان کی مہربانی ہو گی لیکن ہمیں انتہائی افسوس اور دکھ کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اگرچہ وزیر اعلیٰ اور سابق گورنر کے درمیان کچھ اختلافات تھے---

جناب سپیکر: ان کی حد تک ہوں گے لیکن ان کی حد تک نہیں ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): اگر اختلافات تھے تو ان کو ختم کر کے آج بڑے پن کا مظاہرہ کرتے، میں وزیر اعلیٰ کے مسلم لیگ (ن) کے ساتھیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ خدا کو حاضر ناظر کر کے سوچیں کہ کیا وزیر اعلیٰ پنجاب کو آنا چاہئے تھا یا نہیں؟

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ اگر آپ نے باتیں کرنی ہیں تو باہر جا کر کریں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر!یہ توجہ دلاؤ نوٹس چودھری شوکت محمود بسراء صاحب کی طرف سے ہے اس کا جواب درج ذیل ہے۔

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے کہ علاقہ تھانہ گلبرگ حسین چوک سے سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے بیٹے شہباز تاثیر کو نامعلوم اشخاص نے اغواء کیا جس سلسلہ میں مقدمہ نمبر 1036 مورخہ 26-08-2011 بجرم 365ت پ تھانہ گلبرگ درج ہو کر تفتیش جاری ہے۔

(ب) جی ہاں!یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) اس مقدمے کے ملزمان نامعلوم ہیں جن کی تلاش اور مغوی کی بازیابی کے لئے ڈی آئی جی انوسٹی گیشن لاہور علی عامر ملک کی سربراہی میں ایک ٹیم تشکیل دی گئی ہے جو اس سلسلے میں تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اس مقدمے کی تفتیش کرنے اور اسے resolve کرنے کی انتھک کوشش کر رہی ہے۔ اسی ضمن میں ایک JIT(Joint Investigation Team) جس میں پنجاب پولیس کے علاوہ پنجاب کی Intelligence Agencies کے افسران اور وفاقی سطح پر leading Agency جو کہ counter terrorism سے متعلق معاملات کو deal کرتی ہے وہ بھی اس Joint Investigation Team کو lead کر رہی ہے۔یہ Joint Investigation Team اس معاملے کو resolve کرنے کی بھرپور انداز سے کوشش کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ میں یہاں پر یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ تفتیش کے عمل میں کئے جانے والے مؤثر اقدامات سے متعلق تاثیر فیملی کو پوری طرح سے آگاہ رکھا جا رہا ہے۔وہ پوری طرح سے on board ہیں۔اس حوالے سے اب تک کی investigation میں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے اسے فی الحال public کرنا اس مقدمے کی تفتیش کو damage کر سکتا ہے اس لئے ان تفصیلات کو public نہیں کیا جا رہا لیکن تاثیر فیملی کو اس سلسلے میں پوری طرح سے آگاہ رکھا جا رہا ہے اور انہیں اس موجودہ process of investigation پر پوری طرح سے اعتماد ہے۔

جناب سپیکر!معزز قائد حزب اختلاف نے جو point raise کیا ہے اس حوالے سے عرض کروں گا کہ ابھی تک اس case میں investigation process کے بارے میں ان الفاظ سے زیادہ کوئی چیز بیان نہیں کی جا سکتی کیونکہ اس وقت investigation in progress ہے اور جب تک

معنوی کی زندگی کو محفوظ نہیں بنالیا جاتا اور اسے بازیاب نہیں کرالیا جاتا اُس وقت تک investigation میں ہونے والی progress یا اس میں جو links develop ہوئے ہیں ان سے متعلق کوئی بات نہیں کی جا سکتی اس لئے محترم قائد ایوان، وزیراعلیٰ پنجاب کا اس مرحلے پر آ کر اس سے زیادہ اظہار خیال کرنا ممکن نہیں تھا۔ حکومت کی پوری commitment ہے اور Joint Investigation Team میں جو لوگ اس وقت کام کر رہے ہیں وہ پوری تندہی سے اس case کو resolve کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ case resolve ہوگا اور معنوی شہباز تاثیر برآمد ہوں گے۔ جب یہ case workout ہو جائے گا تو یقیناً قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف خود یہاں پر آ کر پورے ایوان کو اعتماد میں لیں گے اور اس کی تفصیلات سے بھی آگاہ کریں گے۔ میں اپنے محترم بھائی قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سیاست میں اختلاف ہوتا ہے۔ سلمان تاثیر صاحب سے ہمارا سیاسی اختلاف تھا لیکن اس کے علاوہ ہمارا ان کے ساتھ قطعی طور پر کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ سلمان تاثیر صاحب کے قتل کی اس معزز ایوان میں مذمت کی گئی اور یہاں سے قرارداد پیش ہوئی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد یہ خیال کرنا کہ وزیراعلیٰ پنجاب یا کسی اور کے ذہن میں ان سے متعلق کسی قسم کی کوئی مخاصمت ہے تو یہ بالکل غلط ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ سیاسی طور پر ہمارا ان کے ساتھ اختلاف تھا لیکن وہ اس پنجاب اور پاکستان کے ایک معزز و محترم شہری تھے۔ ان کے ساتھ جو incident ہوا اس کی بھی ہم نے مذمت کی اور اس کا مقدمہ اس وقت زیر سماعت ہے۔ اسی طرح شہباز تاثیر کے اغواء کے معاملے میں میاں شہباز شریف صاحب خود ذاتی طور پر اس Joint Investigation Team کی meetings لے رہے ہیں اور اس کو پوری طرح سے ذاتی طور پر monitor کر رہے ہیں۔ میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس case کو بہت جلد workout کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی دے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ عرض کروں گا کہ میں وزیر قانون کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں بڑے ادب کے ساتھ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس case کا ایک background ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ اس پر سیاست کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کی مرضی ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا توجہ دلاؤ نوٹس ہے اور law کے مطابق میں اس پر ضمنی سوال کر سکتا ہوں۔ That is my right.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔آپ ضمنی سوال کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شہباز تاثیر صاحب کے اغواء کا ایک background ہے۔وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ ان کے گھر والوں کو on board رکھا جا رہا ہے اور ان کو تفتیش کے بارے میں بتایا جا رہا ہے۔آج پنجاب کا بچہ بچہ اور پاکستان پیپلز پارٹی کا ہر ممبران کا گھر والا ہے۔ہم یہاں ان کے وارث کھڑے ہیں۔یہ کہتے ہیں کہ Joint Investigation Team بنائی گئی ہے۔چلیں انہیں مجھ پر اعتماد نہیں، ایوان پر اعتماد نہیں لیکن کم از کم قائد حزب اختلاف کو تو اس case کی تفتیش سے آگاہ کرتے۔آج سترہ دن گزر گئے ہیں کیا قائد حزب اختلاف کو on board لیا گیا، کیا قائد حزب اختلاف کو بتایا گیا کہ اب تک یہ investigation ہوئی ہے اور اس case میں ہماری یہ progress ہے؟

جناب سپیکر: شوکت بسراء صاحب! آپ میری بات سن لیں۔میں وزیر قانون صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس case کے بارے میں قائد حزب اختلاف سے ضرور رابطہ کریں لیکن جن باتوں سے اس case کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو آپ مہربانی فرما کر ان سے گریز کریں۔وہ صرف سلمان تاثیر کا بیٹا نہیں ہے بلکہ وہ سب کے لئے قابل احترام ہے اور اس بچے کے لئے ہمارے دل میں بہت ہمدردی ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر وہ سب کے لئے قابل احترام ہوتا تو آج وہ اپنی ماں کے پاس ہوتا۔اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہمیں وزیر قانون پر اعتماد نہیں۔[******]

جناب سپیکر: شوکت بسراء صاحب! آپ غلط الفاظ استعمال کر رہے ہیں اور غلط الزامات لگا رہے ہیں۔میں ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ اس وزیر قانون کی موجودگی میں شہباز تاثیر کی برآمدگی ممکن نہیں ہے۔

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ہم ایسی irrelevant گفتگو نہیں سن سکتے۔ان کو ایسی گفتگو سے منع کریں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر مجھے اپنی بات عرض کر لینے دیں کہ ان کے ساتھ چیف منسٹر صاحب کی ذاتی رنجش تھی اور یہ بات بھی ریکارڈ پر ہے کہ وزیر قانون نے سلمان تاثیر صاحب کے خلاف بیانات دیئے تھے اور اس کے بعد وہ شہید کر دیئے گئے۔اس وزیر قانون پر پنجاب کے عوام کو اعتماد ہے، دوسری سیاسی پارٹیوں کو اعتماد ہے اور نہ ہی ہم ان پر اعتماد کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کو اعتماد نہیں ہو گا لیکن باقی سب کو ان پر اعتماد ہے۔اگر آپ کو اعتماد نہیں ہے تو نہ سہی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے ضمنی سوال پوچھ لینے دیں تو اس کے بعد میں بیٹھ جاؤں گا۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔آپ سب تشریف رکھیں۔شوکت بسراء صاحب کو ضمنی سوال پوچھ لینے دیں کیونکہ یہ ان کا right ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے کچھ حقائق بتا لینے دیں، میرا مائیک کھول دیں۔یہ کسی کی جان کا مسئلہ ہے اس لئے مجھے بات کرنے دی جائے۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! بسراء صاحب نے ہمارے وزیر قانون کی توہین کی ہے اس لئے ہم ان کی ایسی باتیں نہیں سننا چاہتے۔

جناب سپیکر: میں نے وہ الفاظ پہلے ہی کارروائی سے حذف کرا دیئے ہیں اس لئے آپ تشریف رکھیں۔جی، بسراء صاحب! آپ اپنا سوال کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر میں کل تک اغواء نہ کرا دیا جاؤں تو صرف تین سوال پوچھوں گا۔

جناب سپیکر: آپ نے پہلے ہی کسی سے بات کی ہو گی کہ ایسے کر لو۔اگر آپ نے پہلے ہی کسی کو ایسا کرنے کا کہہ دیا ہو گا تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جولائی 2011 تک پنجاب کے اندر 6 ہزار لوگ قتل ہو چکے ہیں اور تقریباً 3 ہزار خواتین کی آبروریزی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: شوکت بسراء صاحب! اگر آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق کوئی سوال دریافت کرنا چاہتے ہیں تو وہ کریں۔ آپ relevant رہ کر بات کریں۔ آپ اس سوال کے بارے میں ضمنی سوال پوچھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیالاء منسٹر یہ بتانا پسند کریں گے کہ شہباز تاثیر کو کب تک برآمد کروالیا جائے گا کیونکہ ہمیں اس [****] وزیر قانون سے امید تو نہیں ہے لیکن ہمیں بتادیں کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر قانون اس ایوان کے معزز ممبر ہیں تو آپ یہ بات کیسے کر رہے ہیں؟ میرے لئے جتنے معزز آپ ہیں اُتنے ہی وہ معزز ہیں۔ میں ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وزیر قانون ہمیں بتادیں کہ شہباز تاثیر کو کب تک اُن کے گھر والوں کے حوالے کر دیا جائے گا اور اُس کی ماں کو اُن کا لختِ جگر مل جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم شوکت بسراء صاحب نے میری ذات کے حوالے سے جو بات کی ہے۔ (شیم، شیم)

میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُن کا اپنا ظرف ہے اور میں اس بات کا کوئی جواب نہیں دینا چاہتا۔ جہاں تک انہوں نے مغوی شہباز تاثیر کی بازیابی سے متعلق بات کی ہے تو میں نے پہلے بھی جیسے عرض کیا ہے کہ انتہائی دیانتدار اور efficient officers اس معاملہ کو investigate کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ کیس جلد workout ہو جائے گا۔ بسراء صاحب نے شہباز تاثیر کی بازیابی کے حوالے سے جس دن تک کی بات ہے تو میرا خیال ہے کہ اگر یہ رحمٰن ملک سے پوچھ کر مجھے بتادیں کہ شہباز بھٹی کے قاتل کس دن تک پکڑے جائیں گے تو پھر میں بھی ان کو شہباز تاثیر کی بازیابی کا دن بتا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب! اب بس کریں کیونکہ آپ کے ضمنی سوال کا جواب آ گیا ہے۔ آرڈر پلیز، اُن کو بات کرنے دیں کیونکہ یہ اُن کا حق ہے۔ (قطع کلامیاں)

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! مجھے اجازت دیں میں نے بھی اس پر بات کرنی ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: یہ توجہ دلاؤ نوٹس چونکہ حزب اختلاف کی طرف سے ہے تو میں اس پر بات کرنے کی آپ کو کیسے اجازت دے دوں؟ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ rules کو بھی follow نہیں کرتیں۔ یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے اس لئے میں یہ بات نہیں مانوں گا۔ جی، بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا وزیر قانون اس معزز ایوان کو یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر قانون اس اغواء میں شامل تو نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کی یہ بات نہایت ہی قابل افسوس ہے۔ Order please. Order please. جی، رانا صاحب! (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے بھائی شوکت بسراء صاحب نے جو سوال کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ انہیں بھائی نہ کہیں بلکہ معزز ممبر کہیں۔ آپ کی مہربانی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبر شوکت بسراء صاحب نے سوال کیا ہے کہ کیا میں یا وزیر اعلیٰ اس جرم میں شامل تو نہیں ہیں؟ میں اس معزز ایوان میں اپنی بے گناہی کا اُنہیں یقین دلاتا ہوں اور اُن سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ بے نظیر کے قتل میں آصف زرداری کی بے گناہی کا بھی یقین دلائیں۔ (قطع کلامیاں)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بی بی! ہم شرمندہ ہیں، تیرے قاتل زندہ ہیں" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: میں نے اُنہیں floor دیا ہے اور آپ ان کو بار بار interrupt کر رہے ہیں۔ اُنہیں بات کرنے دیں کیونکہ یہ توجہ دلاؤ نوٹس اُن کی طرف سے ہے اس لئے اُنہیں اس کا جواب لینے دیں۔ جی، بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ہمارے وزیر قانون کی سنجیدگی کا اندازہ لگا لیجئے کیونکہ اس وقت ایک جان کا مسئلہ ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ آج رانا ثناء اللہ صاحب کا بیٹا اغواء ہوا ہوتا اور میں دیکھتا کہ یہ اس طرح non-serious باتیں کرتے۔ (قطع کلامیاں)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بی بی! ہم شرمندہ ہیں، تیرے قاتل زندہ ہیں" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! یہ مجھے عرض کرنے دیں۔ اُن کو بٹھائیں تو میں پھر بات کرتا ہوں۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بی بی! ہم شرمندہ ہیں، تیرے قاتل زندہ ہیں" کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please. Order please. Order please.

دیکھیں، میری بات غور سے سُنیں۔ جو صاحب اس معزز ایوان میں موجود نہیں ہیں اُن کے بارے میں کسی قسم کے کوئی الفاظ استعمال نہ کئے جائیں۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کی معزز خاتون ممبر محترمہ ساجدہ میر تلخ کلامی کرتی ہوئی
اپنی سیٹ چھوڑ کر حزب اقتدار کی معزز خاتون ممبر ڈاکٹر غزالہ رضارانا کی طرف بڑھیں تو
چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ)اُنہیں واپس لے کر آئے)

Order please. Order please. Order please. جی،قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!اس وقت اس معزز ایوان میں ایک انتہائی اہم نوعیت کا مسئلہ زیر بحث ہے اور اس مسئلہ پر وزیر قانون کی طرف سے دیئے جانے والے جوابات پر مجھے انتہائی افسوس ہے۔ جس معزز ممبر نے یہ توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے اُس کا اور وزیر قانون کا اس مسئلہ پر بات کرنے کا حق ہے لیکن اس انتہائی سنگین مسئلہ پر جو غیر سنجیدگی میاں محمد شہباز شریف صاحب نے دکھائی، اُسی طرح کی غیر سنجیدگی مسلم لیگ (ن) کے ممبران کی طرف سے دکھائی جا رہی ہے اس لئے ہم ان کے روّیہ کے خلاف احتجاجاًواک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: جی، نمازِ مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب کے بعد جناب سپیکر
7:00 بجے کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق کو take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق محترمہ سیمل کامران صاحبہ کی طرف سے ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔ وزیر قانون صاحب!اس کا نمبر 56 ہے۔ کیا محکمہ کی طرف سے اس کا جواب آ چکا ہے؟

ایس ایچ او تھانہ ستوکتلہ لاہور کا اپوزیشن کی ممبر ہونے کے ناتے معزز خاتون ممبر اسمبلی سے نامناسب روّیہ

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب تو غالباً میں نے last time پڑھ دیا تھا۔ متعلقہ پولیس آفیسر نے اس میں deny کیا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ اس معاملے کو resolve کروا دیا جائے۔ اگر محترمہ چاہتی ہیں تو اس معاملے کو resolve کرنے کے لئے effort کر لیتا ہوں اور اگر یہ چاہتی ہیں کہ اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو آپ اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! شکریہ۔ محترم وزیر قانون صاحب جب اس تحریک کا جواب دے رہے تھے تو میں نے ان کو بتایا تھا کہ میں نے اس کو فون کیا کہ یہ بندہ تمہارے پاس آ رہا ہے جو کہ ایس ایچ او نے کہا ہے کہ میرا نوکر تھا۔ Let us suppose کہ اگر میرے نوکر کو بھی کسی سے جان کی دھمکی ملی ہے تو وہ کہاں جائے گا؟ Obviously وہ تھانے ہی جائے گا۔ اگر میں تھانے جاتی ہوں میں ایک عام پاکستانی شہری ہوں اور میں تھانے میں جا کر یہ کہتی ہوں کہ میری یہ complaint ہے اور مجھے اس کی receiving دے دیں تو اس receiving کو دینے میں اسے کیا قباحت ہے لیکن وہ دو تین دن اس کو رکھ کر بیٹھا رہا۔ ڈیڑھ ہزار روپیہ بھی ایک انسان سے لے رہا ہے بات patch up کرانے کی نہیں ہے بات یہ ہے کہ ان لوگوں کا آپ attitude دیکھیں کہ جن سے لوگ انصاف expect کرتے ہیں ان کا یہ حال ہے۔ ہمیں بھی اگر کوئی threat آئے تو ہم بھی تھانے ہی جائیں گے اور پولیس کی help ہی لیں گے۔ پولیس اگر بھتے بھی لے رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔

محترمہ سیمل کامران: فرمائیں!

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب! کل کا ٹائم ان کے ساتھ fix کریں ان کو یہاں پر بلائیں محترمہ بھی آپ کے ساتھ بیٹھیں گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر محترمہ یہ چاہتی ہیں کہ اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: شکریہ

جناب سپیکر: ملک صاحب کی تحریک استحقاق بھی pending ہے اور اس کا نمبر ہے 64۔ یہ پڑھی جا چکی ہے یا نہیں؟

جناب شاہان ملک: جناب والا! یہ نہیں پڑھی گئی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے پڑھیں۔

ایس ایچ او تھانہ کلر کہار (چکوال) کا معزز ممبر اسمبلی کا فون نہ سننا اور تضحیک آمیز روّیہ اپنانا

جناب شاہان ملک: جناب والا! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 12۔ جون 2011 کو صبح 5 بجے نامعلوم افراد ہاتھوں میں خنجر اور پستول لہراتے ہوئے میرے کزن کے گھر واقع کلر کہار ضلع چکوال میں داخل ہوئے اور انہوں نے گھر کے تمام افراد کو گن پوائنٹ پر یرغمال بنائے رکھا اور ان پر تشدد کیا۔ تمام گھر کی تلاشی لے کر نقد رقم اور دیگر اشیاء لوٹنے کے بعد انہوں نے میرے کزن کو اغواء کر لیا۔ اس سارے وقوعہ کی اطلاع تھانہ کلر کہار کی گئی جس پر تھانہ کلر کہار نے ایف آئی آر درج نہ کی۔ میں نے متعلقہ تھانہ بذریعہ فون رجوع کیا تو انہوں نے ایف آئی آر درج کرنے کی یقین دہانی کروادی۔ اس کے باوجود لیت ولعل سے کام لیا گیا اور پھر دس روز گزرنے کے بعد مورخہ 22۔ جون 2011 کو تھانہ کلر کہار میں دفعہ 392 لگا کر ایف آئی آر درج کر دی۔ میں نے مورخہ 28۔ جون 2011 کو اس تھانے کلر کہار کے انسپکٹر ملک احسان اللہ کو فون کیا اور ان سے کہا کہ ایف آئی آر میں صرف ایک دفعہ درج ہے جبکہ ملزمان نے گھر میں داخل ہو کر ڈکیتی کی، گھر والوں کو یرغمال بنایا، تشدد کیا، اور ناجائز اسلحہ لہرایا۔ ان کی تمام دفعات شامل نہ کی ہیں، یہ سن کر موصوف ایس ایچ او سیخ پا ہو گیا، آپے سے باہر ہو کر تلخ لہجہ اپنایا اور فون پر مسلسل توہین آمیز روّیہ اختیار کئے رکھا۔ اس کے ساتھ ہی موصوف ایس ایچ او نے فون بند کر دیا، میں نے متعدد مرتبہ فون کئے لیکن ایس ایچ او نے میرا فون نہ اٹھایا۔ اس کے بعد میں نے اس کو ایس ایم ایس بھی کیا۔ موصوف ایس ایچ او کا فون نہ سننا توہین آمیز روّیہ اختیار کرنا، اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کا نمبر 64 ہے۔ کیا اس کا جواب آپ کے پاس آ گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! اس کا جواب موصول ہو چکا ہے آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تحریک استحقاق ملک محمد عباس راں صاحب کی طرف سے ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ میری تحریک کو منگل تک کے لئے pending کر دیا جائے۔ اس کو منگل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ مہر ارشاد احمد خان سیال صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 67 ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

ڈی پی او مظفر گڑھ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویّہ

مہر ارشاد احمد خان سیال: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے ایس ایچ او، رنگپور ضلع مظفر گڑھ کو مقدمہ نمبر 11/85 اور مقدمہ نمبر 11/61 کے سلسلہ میں بات کی تو ایس ایچ او نے کہا کہ ان مقدمات میں ڈی پی او کے بھائی راؤ شبیر کی مداخلت ہے اور میں ڈی پی او کے حکم پر ہی عمل کر رہا ہوں۔ مزید برآں میں نے ایک بندے کی سفارش کی تو ایس ایچ او نے یکطرفہ دفعہ 151/107 کی کارروائی کرتے ہوئے اسے بند کر دیا۔ میں ایس ایچ او، رنگ پور کی شکایت کرنے کے لئے مورخہ 2011-08-8 کو بوقت 12 بجے ڈی پی او آفس گیا۔ اس کو سلام کیا لیکن اس نے میرے سلام کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ وہ اپنے کاموں اور ٹیلی فون پر مصروف رہا۔ میں وہاں پر ایک گھنٹہ تک انتظار کرتا رہا لیکن اس نے میری طرف کوئی توجہ نہ دی آخر میں اس نے مظفر گڑھ کے چار پانچ ڈی ایس پی بلا لئے اور ان سے گپ شپ شروع کر دی۔ اس وقت میں نے ان سے کہا کہ جناب میری بھی بات سن لیں میں اتنی دیر سے انتظار کر رہا ہوں کیا مجھ سے کوئی ناراضگی ہے؟ اس نے کہا جی بتائیں، میں نے کہا ایک مقدمے میں سیشن کورٹ نے پرچے کے آرڈر کئے ہیں ایس پی انویسٹی گیشن نے بھی رپورٹ دی ہے کہ پرچہ درج کیا جائے لیکن اس میں آپ کا بھائی راؤ شبیر جو ٹھیکیداری کا کام کرتے ہیں وہ مداخلت کر رہا ہے جس وجہ سے ایس ایچ او پرچہ درج نہیں کر رہا۔ اس پر ڈی پی او نے کہا جب آپ کو پتا ہے کہ میں اپنے بھائی کی وجہ سے مجبور ہوں تو آپ میرے پاس کیا لینے آئے ہیں اور آپ میرے آفس میں کیوں آئے ہیں۔ آپ میرے آفس مت آیا کریں جو مرضی کر لیں یہ پرچہ درج نہیں ہوگا۔ میں نے کہا کہ

آپ یہ غلط کر رہے ہیں میں ایک عوامی نمائندہ ہوں اور جائز کام کے سلسلہ میں آپ کے آفس آیا ہوں۔ اگر آپ اس طرح کا روّیہ رکھیں گے تو میں آپ کے خلاف تحریک استحقاق بھی دے سکتا ہوں جس پر ڈی پی او موصوف نے تمام DSPs اور اپنے ماتحت ملازمین کے سامنے مجھے کہا کہ میں نے استحقاق کمیٹی بھی دیکھی ہوئی ہے اور اسمبلی بھی، آپ جو نہیں کر سکتے وہ بھی کر لیں مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں۔ ایک طرف تو ڈی پی او نے اپنے فرائض سے لاپرواہی کرتے ہوئے اپنے اختیارات کو غلط استعمال کیا ہے دوسرا اس کا منتخب عوامی نمائندے کے ساتھ اس طرح کا روّیہ انتہائی نامناسب اور ہتک آمیز ہے۔ اس نے پورے ضلع میں یہ پیغام دینے کی کوشش کی ہے کہ عوامی نمائندوں کی میرے سامنے کیا وقعت ہے۔ ڈی پی او کے اس روّیہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک استحقاق کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں نے اخبار کے ذریعے پڑھا ہے رمضان شریف کے آخری عشرہ میں "خبریں" اخبار کے main page پر یہ خبر لگی ہوئی تھی کہ ڈی پی او مظفر گڑھ راؤ منیر ضیاء کو لاہور میں ایک چوک پر ناکہ پر ناکے والوں نے روکا تو مخصوص حالت میں تھا اس نے ناکے والے ملازمین کے ساتھ گالم گلوچ کی اور ناکے والوں نے وہاں اس کی چھترول کی۔ یہ خبر کہ مدہوش تھا، ٹن تھا آئی جی تک گئی اور اس کی باقاعدہ انکوائری چل رہی ہے۔ اس کے علاوہ یہ جب سیالکوٹ میں تعینات رہا تو وہاں ایک تاجر کی بیوہ سے جعلی نکاح نامہ تیار کر کے بیوہ کی ایک ارب روپے کی جائیداد ہتھیا لی اس کا وہ کیس بھی NAB میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ جب یہ فیصل آباد میں تھا تو اپنی ماتحت ملازمہ سے ناجائز تعلقات بنانے کی کوشش کی۔ وہ کیس بھی آئی جی تک آیا، اس کے علاوہ جب یہ راولپنڈی میں اے ایس پی تعینات تھا وہاں پر اس کی چھترول ایک اے ایس آئی نے کی۔ ایسے نیب زدہ، اخلاقی مجرم اور شرابی جس کو رمضان شریف کا ہوش بھی نہ ہو ایسے شخص کو مظفر گڑھ میں جو 35 لاکھ کی آبادی کا ضلع ہے وہاں پر شخص لگا دیا گیا ہے جسے عوامی نمائندوں کے ساتھ بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔ اس نے دراصل میری بے عزتی نہیں کی بلکہ پورے ایوان کی بے عزتی کی ہے، اس نے پنجاب اسمبلی کی بے عزتی کی ہے۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ جو میں نے پڑھا ہے یہ حقیقت ہے اور سچ ہے۔ مجھے اس ایوان سے انصاف کی توقع ہے اور یہاں سے مجھے انصاف ملنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا نوٹس آج ہی موصول ہوا ہے اس لئے اس کا جواب آنے تک اس کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے اجازت ہے میں نے ایک ضروری بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! آپ کی اجازت کے بغیر میں نہیں بولتا۔

جناب سپیکر: آج پھر تحاریک التوائے کار کو take up نہ کیا جائے؟

شیخ علاؤالدین: وہ بھی take up کرنی ہیں لیکن ایک بات میں نے آپ کے علم میں لانی ہے کہ خدا کی قسم ہماری اس Privileges Committee سے زیادہ یونین کونسلوں کی مصالحتی کمیٹیاں بھی اچھی ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! تحاریک استحقاق کو Privileges Committee کے سپرد کرنے کے بعد لوگوں کی عزت کا جو بیڑا غرق ہوتا ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو پوری Privileges Committee کی رپورٹ اس ایوان میں لے آئیں کہ انہوں نے اس میں کسی ممبر کو shelter دیا یا اس کی respect کا خیال کیا۔ ہوتا کیا ہے؟ DPO آیا DSP آیا، SHO آیا اور وہاں پر مصالحت شروع ہو گئی کہ اس کو معاف کر دو۔ اس کو یہ کر دو۔ خدا کی قسم ممبر صحیح کہتے ہیں کہ لوگ ان کے فون نہیں سننا چاہتے۔ اگر ذاتی مہربانی کی وجہ سے کسی کا کوئی کام کر دے تو اور بات ہے ورنہ میں آپ کو آج یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے خود اس Privileges Committee کا حال نہ دیکھا تو حالت خراب ہو جائے گی۔ استحقاق کمیٹی میں ان لوگوں کو مت بھیجیں وہاں ذلالت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! میں شیخ علاؤالدین صاحب کی بات سے مکمل اتفاق کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی۔ کیا آپ مجھے زیادہ سنائیں گی؟ میں نے ان کی بات سن لی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر میں point of personal explanation پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، چیئرمین صاحب point of personal explanation پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! آپ کی اسمبلی نے مجھے چیئرمین بنایا ہے میں آپ کی اجازت سے شیخ صاحب کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

معزز ممبران: سپیکر کھولیں۔

ملک محمد وارث کلو: سپیکر کھلا ہے۔

جناب سپیکر: کون کھلا ہے؟

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! مائیک کھلا ہے۔

جناب سپیکر: لاؤڈ سپیکر، مائیک۔

ملک محمد وارث کلو: جناب والا! Sorry شیخ صاحب میرے محترم بھائی ہیں انہوں نے بجا فرمایا ہے یہ ان کی observation ہوگی لیکن میں پوری ضمانت کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ ہم نے کبھی وہاں لوگوں کی صلح کرانے کی کوشش نہیں کی۔ اگر باہر جا کر صلح ہوتی ہے اور آکر اسمبلی میں ہمیں بتا دیا جاتا ہے تو اس سے ہمارا کوئی concern نہیں ہے۔ آپ ریکارڈ نکال لیں کہ جو افسران واقعی گناہ گار تھے ہم نے انہیں سزائیں دی ہیں لیکن یہ کبھی نہیں ہوا کہ جو افسر گناہ گار نہ ہو تو ہم زبردستی کسی افسر کو سزا دیں یہ کمیٹی میں کبھی نہیں ہوا۔ آج تک کمیٹی سے کوئی ایک mover بھی ناراض نہیں ہوا بلکہ سارے مطمئن ہیں۔ شیخ صاحب بطور mover ایک تحریک استحقاق میں ہمارے پاس آئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: میں آپ کے پاس کبھی بھی نہیں آنا چاہتا۔

ملک محمد وارث کلو: آپ نے بات کر لی ہے اب آپ چپ کر کے سنیں۔

جناب سپیکر: آپ مجھ سے بات کریں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! آج آپ یہ بھی رولنگ دیں کہ انہوں نے ہماری ایک معزز ممبر کے خلاف تحریک استحقاق دی ہے۔ یہاں ایک نیا trend آیا ہے کہ یہاں ممبران نے ممبران کے خلاف

تحاریک استحقاق دینا شروع کر دی ہیں- میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے لئے دونوں معزز ممبران ہیں، ہماری کمیٹی کے لئے دونوں معزز ممبران ہیں، جس معزز ممبر کے خلاف آئی ہے وہ بھی اور جو move کر رہا ہے وہ بھی- میں اس سلسلے میں آپ کی بھی رہنمائی چاہوں گا کہ آپ بھی کچھ بتا دیں- جہاں تک شیخ صاحب کی بات ہے انہوں نے آج تک کبھی ایک تحریک استحقاق بھی نہیں دی۔ شیخ صاحب پورے ایوان کے Custodian نہیں ہیں بلکہ آپ ایوان کے Custodian ہیں- شیخ صاحب پورے ایوان کو یرغمال مت بنایا کریں۔ شیخ صاحب کی عادت ہے کہ یہ پورے ایوان کو یرغمال بناتے ہیں یہ ایسے سمجھتے ہیں کہ اس اسمبلی میں صرف شیخ صاحب کیلئے آئے ہیں- میں ان سے بات نہیں کرتا لیکن آپ انہیں بتا دیں کہ کوئی ایک معزز ممبر بھی لے آئیں جو اس کمیٹی سے dissatisfy ہے وہ ادھر آ کر جو کہے گا ہم redress کریں گے- شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! معزز ممبر نے میری تحریک استحقاق کا حوالہ دیا ہے، میری تحریک یہ ہے کہ اس معزز ایوان کی dignity کو لاء منسٹر نے ignore کیا ہے اور اگر لاء منسٹر کسی supreme institution of the Punjab کو degrade کرے تو میں حق رکھتا ہوں کہ میں لاء منسٹر کے خلاف تحریک استحقاق دوں۔ اگر ایوان کے اندر معزز ممبر لاء منسٹر کے خلاف تحریک استحقاق دیتا ہے تو میں ہزاروں precedents دکھاؤں گا جو 1947 سے لے کر آج تک پیش کی گئی ہیں، میں انڈیا پارلیمنٹ کا حوالہ دوں گا جو ہماری [*****] ہے---

جناب سپیکر: کس کی [*****] ہے؟ No ان الفاظ کو کارروائی میں شامل نہ کیا جائے- یہ الفاظ کارروائی کا حصہ نہیں بنیں گے۔ [*****] نہیں ہے-

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! وہ [*****] ہے-

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں-

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: آپ میری بات کو bulldoze نہیں کر سکتے-

جناب سپیکر: آپ بھی استحقاق کمیٹی لائیں ہم آپ کی بھی سنیں گے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! Britain Parliament ہمارے اس ایوان کی mother Parliament ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی وسائل واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے جو انڈیا کے الفاظ استعمال کئے ہیں وہ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔ میں نے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں Don't worry

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اگر میں یہ rules اور precedents سے ثابت نہ کروں تو میں اس ایوان سے resign کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: precedent کی بات اور ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ مجھے interrupt کیوں کرتے ہیں۔ یہ حوالے سے بات کریں اور میں precedent لے کر آؤں گا۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں! precedent کی بات اور ہوتی ہے لیکن آپ نے جو [*****] کے الفاظ کہے ہیں وہ ہماری [*****] نہیں ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: precedents موجود ہیں، سپیکر کی رولنگز موجود ہیں۔

جناب سپیکر: آپ precedent دے سکتے ہیں لیکن آپ نے جو [*****] کے الفاظ کہے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کے خلاف میری تحریک استحقاق pending پڑی ہوئی ہے کلو صاحب یہ بتائیں کہ انہوں نے اس کی پیشی کیوں نہیں لگائی؟

جناب سپیکر: یہاں مجھے وہ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب final ہو گی تب پوچھوں گا۔ جی، آپ تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں گے؟ میں آپ کو بار بار کہہ رہا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: آپ bulldoze کر رہے ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میں بلڈوزر والا ڈرائیور نہیں ہوں۔ آپ کی ہر بات ہی bulldoze ہو جاتی ہے۔ آپ ہر بات پر bulldoze کی بات کرتے ہیں۔ Don't comment like this. In future be careful. I say be careful جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! آپ ذرا غصے میں ہیں۔

جناب سپیکر: میں غصے میں نہیں ہوں لیکن میں اصلیت کے مطابق بات کر رہا ہوں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ان کا مطلب یہ ہے کہ جو precedents دیئے جاتے ہیں یا ہمارا جو British system رہا ہے، پنجاب اسمبلی اور یونین اسمبلی اکٹھے رہے ہیں اس حوالے سے definitely ان کے پاس precedent ہو گا۔

جناب سپیکر: میں نے precedents کی بات کر دی ہے۔ precedents تو آنے چاہئیں آ بھی جاتے ہیں بعض اوقات انہیں قبول کر لیا جاتا ہے اور بعض اوقات نہیں بھی کیا جاتا۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! معزز ممبر نے question of privilege raise کیا ہے میں نے اس سلسلے میں کہنا ہے کہ ہمیں اس صورت میں آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے چونکہ آپ اس ایوان کے Custodian ہیں رپورٹ منگوانا یا نہ منگوانا بعد کی بات ہے۔ وزیر قانون اسے oppose کریں یا not oppose کریں اور اسے کمیٹی کے سپرد کیا جائے اس کے لئے جو سات دن کا ٹائم دیا گیا ہے وہ ہمیں acceptable نہیں ہے لہذا میری استدعا ہے کہ آپ اس میں intervene کریں چونکہ یہ ممبر کی عزت کا مسئلہ ہے وہاں سات دنوں میں تو ان کے حلقے میں پورے تھانوں میں پرچے درج ہو جائیں گے تاکہ یہ تحریک واپس لیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ اس پر جو آرڈر ہو چکا ہے وہ ٹھیک ہے آپ مہربانی کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے صرف ایک فقرہ بولنا چاہتا ہوں۔ میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی وارث کلو صاحب نے آج ایک بات کہی ہے۔ آپ نے یہ تحریک استحقاق کمیٹی کو بھیجی تھی اور اس بارے میں چیئرمین مجلس استحقاقات نے اپنا ایک point of view دے دیا ہے۔ انہوں نے ایک ایسے واقعے سے متعلق اپنا view دیا ہے کہ جس کو پوری دنیا نے دیکھا ہوا ہے اور اس حوالے سے کسی evidence کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ ذرا ان کا view سنیں۔ وہ کہتے ہیں کہ کیا میں ایک ممبر کے خلاف دوسرے ممبر کی تحریک استحقاق کو سنوں کیا وہ ایسا کہنے کا اختیار

رکھتے ہیں ؟اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ biased ہیں۔اب وہ میری تحریک استحقاق کو سننے کے حق دار نہیں ہیں۔انہوں نے ابھی پورے ایوان کے سامنے یہ کہہ دیا ہے کہ میں ایک ممبر کے خلاف دوسرے ممبر کی تحریک استحقاق کیسے سنوں ؟اب بات ختم ہو گئی اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ میری تحریک استحقاق کو آپ خود سنیں یا پھر کوئی ایسا شخص سنے کہ جس نے اپنا view نہ دیا ہوا چونکہ وارث کلو صاحب نے اس حوالے سے اپنا view دے دیا ہے اور یہ اس بارے میں تعصب رکھتے ہیں اس لئے میں نہیں چاہوں گا کہ اب وہ میری تحریک استحقاق کو سنیں۔الحمد للہ میں نے کبھی تحریک استحقاق نہیں دی۔ پچھلی اسمبلی کے آخری دو سالوں اور موجودہ اسمبلی کے ساڑھے تین سالوں کے دوران میں نے کبھی کوئی تحریک استحقاق move نہیں کی ہے۔آپ خود قانون جانتے ہیں اور آپ ایک اچھے وکیل بھی ہیں اس لئے میری بات پر توجہ دیں۔جب وارث کلو صاحب خود اس بارے میں اپنا point of view دے چکے ہیں تو پھر یہ میری تحریک استحقاق کو نہیں سن سکتے۔

جناب سپیکر: جی، میں خود اس معاملے کو دیکھوں گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے بھی اسی حوالے سے ایک گزارش کرنی ہے۔مجھے بات کر لینے دیں پھر دونوں باتوں کا جواب اکٹھا ہی آ جائے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں اور مجھے بات کرنے دیں۔میں سیکرٹری اسمبلی سے کہتا ہوں کہ جتنی بھی اسمبلی کی کمیٹیاں ہیں ان تمام کے چیئرمین صاحبان کے ساتھ میری ایک میٹنگ کرائی جائے۔میں ان سب سے اب تک کی progress لینا چاہوں گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے مجھے آج بات کرنے کا موقع دیا اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر دے۔میں آج آپ کو بتا دوں کہ آپ کی طرف سے جو دوسری کمیٹیاں بنائی گئیں ہیں وہ بھی کوئی خاص کام نہیں کر رہیں۔مثلاً پرائیویٹ سکولوں کے حوالے سے ایک کمیٹی بنائی گئی اور پچھلے آٹھ مہینوں میں اس کا صرف ایک اجلاس ہوا ہے۔یہ کمیٹیاں عوامی مفاد کا کوئی کام نہیں کر رہیں۔آپ کمیٹی بنا دیتے ہیں لیکن وہاں پر عوام کے مفاد کا کوئی کام نہیں ہوتا۔کالجوں کے حوالے سے ایک کمیٹی بنائی گئی میں نے تفصیل مانگی۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! کافی بات ہو چکی ہے اب مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔میں نے سیکرٹری اسمبلی کو ہدایت کر دی ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا issue بھی اسی سے related ہے۔ ابھی یہاں پر کہا گیا کہ ممبرز ایک دوسرے کے خلاف تحریک استحقاق دے رہے ہیں۔ میری بھی ایک تحریک استحقاق وزیر قانون کے خلاف pending ہے اور اس کی آج تک باری نہیں آ سکی۔

جناب سپیکر: آپ کی تحریک استحقاق کس کے خلاف ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری تحریک استحقاق وزیر قانون کے خلاف ہے جنھوں نے ایوان سے باہر بات کی تھی اور میں نے اس پر تحریک استحقاق دی تھی۔ (ن) لیگ کی خواتین نے میرے خلاف جو تحریک استحقاق دی ہوئی ہے اس کی میٹنگ مجھے بلائے بغیر بلا لیتے ہیں۔ مجھے بلائے بغیر صرف (ن) لیگ کی خواتین کو بٹھا کر میٹنگ کیسے کی جا سکتی ہے؟ میرا point of view نہیں لیا جا رہا ہے اور نہ ہی مجھے اس میٹنگ کے بارے میں کچھ بتایا جا رہا۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ جو تحریک استحقاق کمیٹی کو پہلے refer ہوتی ہے اس کی میٹنگ پہلے fix ہونی چاہئے اور جو بعد میں آتی ہے اس کی میٹنگ بعد میں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ تمام حضرات میرے لئے بڑے ہی معزز ہیں اور میں آپ سے پُرزور appeal کرتا ہوں کہ اس سے پہلے اس قسم کی کوئی precedent موجود نہیں کہ اس ایوان کے کسی معزز ممبر کے خلاف دوسرا معزز ممبر تحریک استحقاق دے۔ میرے خیال میں یہ آپ کی اپنی بے عزتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے ساتھ یہ انصاف نہیں ہو رہا۔ اس قسم کی باتوں سے گریز کیا کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ اس ایوان کی توہین ہے۔

جناب سپیکر: معلوم نہیں کہ وہ تحریک استحقاق کیسے کمیٹی کو refer ہو گئی ہے مجھے سمجھ نہیں آئی۔ بہر حال اب اس کو مجلس استحقاقات دیکھ لے گی۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں۔ رانا صاحب تحریک التوائے کار نمبر 868/11 ہے۔

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک ہائیکورٹ دوسری ہائیکورٹ کو writ جاری نہیں کرتی حالانکہ legally اس میں کوئی امر مانع نہیں ہے

لیکن as a matter of policy ان کے احترام کے لئے ایسا نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح اگر اس ایوان کا کوئی ممبر کسی دوسرے ممبر کے خلاف تحریک استحقاق دے تو اس کو entertain نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: میری معلومات کے مطابق یہ مہربانی وزیر قانون صاحب نے کرائی ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا بہر حال جو کچھ ہو گیا اب اس کو چھوڑیں۔ اس کا فیصلہ اب مجلس استحقاقات کرلے گی۔ محمد اشرف خان سوہنا صاحب کی تحریک التوائے کار ہے۔ یہ تحریک پہلے پڑھی جا چکی ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔

یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور کے وائس چانسلر کے بیٹے کو ایم بی بی ایس کے امتحان میں ناجائز طریقے سے پاس کروانا

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار نمبر 868 ہے جو کہ اشرف خان سوہنا صاحب کی طرف سے دی گئی ہے۔ محکمہ کی طرف سے اس کا جو جواب موصول ہوا ہے وہ اس طرح سے ہے کہ محمد امتیاز مبشر پروفیسر حسین مبشر کے سات بچوں میں سے سب سے چھوٹے ہیں۔ امتیاز مبشر نے 2004 میں merit پر واہ میڈیکل کالج واہ کینٹ میں داخلہ لیا جو کہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہے اور یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور کے ساتھ الحاق شدہ ہے۔ امتیاز مبشر نے یہ داخلہ قطعی طور پر اپنے اے لیول اور انٹری ٹیسٹ کے نمبروں کی بنیاد پر merit پر حاصل کیا اور اس میں پروفیسر مبشر سمیت کسی دوسرے شخص کا کوئی عمل دخل نہ ہے۔ میڈیکل کالج میں کسی بھی طالب علم کی حاضریاں یا کلاس ٹیسٹوں میں اس کی کارکردگی خالصتاً اس کالج کا اندرونی معاملہ ہوتا ہے البتہ یونیورسٹی امتحانات کے لئے کالج انتظامیہ کو اپنے ہر طالب علم کے داخلہ فارم میں اس بات کی تصدیق کرنا ہوتی ہے کہ اس طالب علم نے کالج میں متعلقہ تعلیمی سال کے دوران کم از کم دو تہائی لیکچرز attend کئے ہیں اور کلاس ٹیسٹ میں بھی اس کی کارکردگی اطمینان بخش رہی ہے۔ محمد امتیاز مبشر کے پانچوں سالوں کے داخلہ فارموں کا جائزہ لینے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ انہوں نے نہ صرف دو تہائی لیکچرز attend کئے بلکہ اندرونی امتحانات میں بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ تمام فارم کالج کے پرنسپل کی جانب سے تصدیق شدہ ہیں۔ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کو محمد امتیاز مبشر کی کم حاضریوں یا کلاس ٹیسٹوں میں خراب کارکردگی کے حوالے سے کالج انتظامیہ کی جانب سے کوئی خط موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! یہ بات قابل ذکر ہے کہ واہ میڈیکل کالج انتظامی و انضباطی امور میں بہت سخت مشہور ہے۔ یہ کالج پاکستان آرمی کا ایک ذیلی ادارہ ہے جسے پاکستان آرڈیننس فیکٹریز کا بورڈ چلاتا ہے۔ یہ بورڈ اعلیٰ فوجی افسروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کالج کا نظام بالکل شفاف ہے اور کسی بھی طالب علم کے ساتھ امتیازی سلوک کا کوئی امکان ہی نہیں ہے اگر امتیاز مبشر نے خراب کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہوتا تو کالج نے اس کے خلاف کوئی نہ کوئی انضباطی کارروائی ضرور کرنی تھی تاہم ریکارڈ سے پتا چلتا ہے کہ متعلقہ طالب علم کے خلاف اس قسم کی کوئی کارروائی کبھی بھی عمل میں لائی گئی اور نہ ہی اسے کوئی تنبیہہ کی گئی۔ یہ امر کہ 2008 میں اس حوالے سے ایک گمنام خط وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو لکھا گیا تھا جس میں اسی قسم کے الزامات عائد کئے گئے تھے۔ رپورٹر نے بھی اپنی خبر میں اسی خط کا حوالہ دیا ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے اُس وقت اس معاملے کی انکوائری کرائی گئی تھی جس سے یہ الزام بے بنیاد اور غلط ثابت ہوا تھا۔ یہ بتانا بھی مناسب ہو گا کہ اس رپورٹر نے 25- مارچ 2011 کو امتیاز مبشر کے حوالے سے ایک اور خبر شائع کی کہ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل نے طالب علم ہذا کی registration منسوخ کر دی ہے۔ یہ خبر بھی غلط اور بے بنیاد ہے۔ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی جانب سے اس کی تردید جاری کی گئی ہے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! مجھے اس پر بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں rule-86 کے تحت اس میں مزید بات کرنے کا موقع تو نہیں ہوتا۔ آپ ذرا rule-86 پڑھ لیں اور اس کے مطابق پھر دیکھ لیں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! مجھے اجازت دیجئے کہ میں کچھ عرض کر سکوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! یہ معاملہ وائس چانسلر یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے ایک ذاتی عمل کے متعلق ہے اور اس کا جواب بھی انہی کی طرف سے آیا ہے۔ وہ اپنے جواب میں کہتے ہیں کہ اُس طالب علم کے خلاف میڈیکل کالج نے کبھی کوئی disciplinary action نہیں لیا اور یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کو کبھی بھی اُس کی کم حاضریوں اور send up امتحان میں فیل ہونے کے متعلق نہیں لکھا۔

جناب سپیکر! یہ 20 کے قریب خطوط کی attested copies ہیں جو اُس میڈیکل کالج کے پرنسپل نے وائس چانسلر یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کو لکھے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر مذکورہ خطوط کی کاپیاں ہاتھ میں پکڑ کر معزز ایوان میں لہراتے رہے)

اب آپ نے فیصلہ کرنا ہے کہ ایک وائس چانسلر کے اپنے بیٹے کے متعلق حقائق چھپانے کی رپورٹ کو اہمیت دیں گے یا ایک ممبر اسمبلی کی بات کو اہمیت دیں گے۔ ٹی وی چینلز پر یہ خبر discuss ہونے کے بعد میں اس خبر کی بے قاعدگی کی ownership لے رہا ہوں اور میں کہہ رہا ہوں کہ میں ذاتی طور پر مطمئن ہوں کہ وائس چانسلر نے اپنے بیٹے کے لئے یہ بے قاعدگی کی ہے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھئے کہ اس میڈیکل کالج کی طرف سے لکھے گئے 20 خطوط میرے پاس ہیں اور حکومت کے پاس صرف اس وائس چانسلر کا اپنا جواب ہے۔ میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں اور فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ بڑے اداروں کے اندر ہونے والی بے قاعدگیوں اور لاقانونیت پر آج چیف منسٹر صاحب نے جو بیان دیا ہے کہ ساڑھے تین سال کے بعد اسمبلیوں اور اداروں کی کارکردگی دیکھ کر پاکستان کے لوگ جمہوریت سے مایوس ہو کر ڈکٹیٹر شپ کو دیکھنے کی طرف جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس اسمبلی کے اندر بدعنوانی کا ایک کیس لے کر آیا ہوں اور میں اس میں سب سے زیادہ اپنے آپ کو اور اپنے مستقبل کو خطرے میں ڈال رہا ہوں کہ اگر میں اتنی بڑی بات ثابت نہ کر سکا اور آپ کو مطمئن نہ کر سکا تو میرے پاس مستقبل کے اندر ایسے موضوع پر stand لینے کا margin ختم ہو جائے گا۔ میں آپ سے عرض کروں کہ آج اگر آپ میرے مطالبہ کی طرف توجہ نہیں دیتے تو یقین کیجئے کہ آپ اسمبلی کی طاقت کو کم کریں گے۔ آپ اس طرح سے حکومت کو تحفظ دیں گے اور جمہوریت کو کمزور کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں جمہوریت ہوں، میں کرپشن کے خلاف evidence لے کر آیا ہوں اور میں اپنے مستقبل کو داؤ پر لگا رہا ہوں کہ اگر میں آج یہ واقعہ ثابت نہ کر سکا تو میرے پاس یہاں پر کھڑے ہو کر سچ کی طاقت ختم ہو جائے گی اور اس کی choice آپ کے پاس ہے۔ اگر اس موضوع پر کل کوئی شخص ہائیکورٹ میں جائے اور ہائیکورٹ اُس پر فیصلہ کرے تو جب میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ آپ اس پر فیصلہ کریں۔ یہاں پر بڑے پڑھے لکھے ڈاکٹرز اور وکلاء لوگ بیٹھے ہیں ان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دیں اور ہماری حوصلہ افزائی کریں کہ اداروں کو مضبوط کرنے کے لئے ہم جو کوششیں کر رہے ہیں اُن کوششوں کو آپ کی support حاصل ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ سے ایک اور عرض کروں۔ میں نے یہاں پر عرض کیا تھا کہ ہم واٹر فلٹریشن پلانٹ کا 4۔ارب روپیہ خرچ نہیں کر سکے۔ رانا ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ نے اس میں کرپشن کی ہے۔ آپ نے اُس پر کمیٹی بنا دی، چھ مہینے ہو گئے، سات مہینے ہو گئے لیکن اُس کمیٹی کی ایک میٹنگ نہیں ہو سکی۔ اب آپ اندازہ کیجئے کہ حکومت کرپشن کو کنٹرول کرنے اور محکموں کے اندر بے قاعدگیاں ہونے پر کتنی سنجیدہ ہے۔ میں آج آپ سے اسمبلی کی طاقت تسلیم کروانے کے لئے گوش گزار ہوں اور آج میں آپ سے سیاست کے اندر ایک بڑا فیصلہ کروانے کا متمنی ہوں کہ یہ اسمبلی فیصلہ کرے کہ اداروں کے سربراہ اپنے بچوں کے لئے کیا فیصلہ کرتے ہیں اور دوسروں کے بچوں کے لئے کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ میڈیکل کالجوں کے ایک سو کے قریب بچے ہائیکورٹ میں گئے کہ ہماری 75 فیصد حاضریاں کم ہیں ہمیں امتحان میں بیٹھنے کا موقع دیا جائے۔ ہائیکورٹ نے کہا کہ ہم رولز کے خلاف کسی کو کوئی relief نہیں دے سکتے لیکن ایک وائس چانسلر نے اپنے بیٹے کو relief دیا اور آپ یقین کیجئے کہ بے قاعدگی کے اتنے واضح کیس پر اگر یہ اسمبلی آپ کے ذریعے سے فیصلہ نہیں لیتی تو یقین کیجئے کہ مجھے بڑا بزدل ہو کر یہاں بیٹھنا پڑے گا۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ پھر مجھے بھی چیف منسٹر صاحب کے اس بیان کی support کرنی پڑے گی کہ ادارے کمزور ہو گئے ہیں اور لوگ آمریت کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ پنجاب کے اس سپریم ادارے کے پاس وقت بھی ہے، صلاحیت بھی ہے اور طاقت بھی ہے کہ پنجاب کے اندر ہونے والی بے قاعدگیوں کو وہ کنٹرول کر سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: رانا صاحب! اُن کے پاس اس بارے میں کافی ثبوت ہیں تو آپ ان کو کیا سمجھیں گے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے ایک ایسے ادارے کے بارے میں ثبوت پیش کئے ہیں جس کو واہ آرڈیننس فیکٹریز کا بورڈ چلا رہا ہے یعنی واہ آرڈیننس فیکٹریز ایک بہت بڑا انٹرپرائز ہے اور جو بورڈ اتنے بڑے انٹرپرائز کو چلا رہا ہے وہ بورڈ اس میڈیکل کالج کو چلا رہا ہے۔ محترم اشرف سوہنا صاحب کا الزام یہ نہیں ہے کہ اس سٹوڈنٹ کو میرٹ پر داخلہ نہیں دیا گیا، اُس سٹوڈنٹ نے اے لیول کرنے کے بعد انٹری ٹیسٹ دیا اور میرٹ پر اُس ادارے میں داخلہ لیا۔ داخلہ لینے کے بعد وہ سٹوڈنٹ اپنا امتحان دے کر اور ڈاکٹر بن کر وہاں سے فارغ التحصیل ہو چکا ہے۔ ان کا الزام یہ بھی نہیں ہے کہ وہ اس قابل نہیں تھا اور اُس نے صحیح کامیابی حاصل نہیں کی۔ ان کا الزام یہ ہے کہ اُس کی حاضریاں پوری نہیں تھیں۔ اب اُس سٹوڈنٹ کی حاضریاں پوری نہ ہونے کا ثبوت اُس ادارے کا سربراہ دے گا کیونکہ یہ اُس سربراہ کی responsibility ہے۔ آپ فرض کریں کہ ایک سٹوڈنٹ اپنا امتحان پاس

کر کے اپنی practical field میں آ چکا ہے اور اگر آج یہ بات ثابت بھی ہوتی ہے کہ اس کی حاضریاں کم تھیں اور اُسے امتحان کی اجازت دی گئی تو اُس کا کیا impact ہو گا؟ بات یہ ہے کہ آپ اُس کے دیئے ہوئے امتحان کو dispute ہی نہیں کر رہے تو آپ اُس کو کس طرح سے effect کریں گے تو اب ان کے پاس جن لیٹرز کی کاپیاں ہیں، اب پتا نہیں کہ یہ کاپیاں کسی نے فرضی بنائی ہیں، ان کی کیا پوزیشن ہے۔۔۔

جناب سپیکر: راناصاحب! آپ ان خطوط کی تصدیق کرا لیں، اس میں کیا حرج ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے جس ادارے کے اوپر الزام لگایا ہے اُس ادارے کا authentic جواب میرے پاس ہے تو مجھے ان سے ان خطوط کی فوٹو کاپیاں لے کر تصدیق کروانے کی کیا ضرورت ہے؟ یعنی یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے اگر ان کا کوئی ذاتی معاملہ ہے تو اُس معاملہ کو کسی اور جگہ لے جا کر settle کریں کیونکہ یہ معزز ایوان اس معاملے کے لئے نہیں ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ ایسے بات بڑھا رہے ہیں کہ میں کرپشن کے خلاف بات کرنا چاہتا ہوں۔ بھئی! جہاں پر کرپشن ہے وہاں پر تو آپ روز سجدہ ریز ہوتے ہیں، جس کرپشن نے اس ملک کا بیڑا غرق کر دیا ہے، جس کرپشن نے اس ملک کے اداروں اور اس ملک کو ڈبو دیا ہے یہ وہاں پر جا کر سجدے کرتے ہیں۔ یہ کس کرپشن کی بات کرتے ہیں؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: راناصاحب! Please cool down یہ مناسب نہیں ہے۔ آپ باہر جا کر جو مرضی کر سکتے ہیں۔ ادھر یہ بات نہیں چلے گی۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میں یہ خواہش ہی کرتا مر جاؤں گا کہ کبھی اللہ تعالیٰ رانا ثناء اللہ صاحب کو بھی آداب مجلس سکھادے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اس بچے کو میرٹ سے ہٹ کر داخلہ دیا گیا تھا۔ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ راناصاحب کبھی ذاتیات سے باہر نکل آئیں اور issues پر بات کریں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ میرا یہ level ہی نہیں کہ میں کسی کے ساتھ ذاتیات پر اتر آؤں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے منصب عطا کیا ہے اس لئے میں ایسا کیوں کروں گا؟

جناب سپیکر: آپ سب کو ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میں آپ سے کہتا ہوں کہ راناصاحب خود اس معاملے میں personal نہ ہوں۔ آپ ایوان کی ایک کمیٹی بنا دیں اور اس کو وقت دے دیں کہ پندرہ بیس دن کے اندر وہ فیصلہ کرے تو ساری چیزیں سامنے آ جائیں گی۔ اس کے علاوہ دوسری choice یہ ہے کہ میں اپنی

پارٹی سے اس issue پر اجازت لوں کہ جوڈیشل کمیشن بنایا جائے اور پھر میں چیئرنگ کراس پر بیٹھ کر مرنے تک بھوک ہڑتال کا اعلان کروں کہ جب تک اس issue کو پنجاب اسمبلی، پنجاب حکومت اور ہائیکورٹ طے نہیں کرتی میں اس کے خلاف وہاں بیٹھا رہوں گا۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس معاملے میں ذاتی حوالہ نہیں دینا چاہتا لیکن مجھے بڑی حیرانگی ہوئی ہے کہ اشرف سوہنا صاحب اس معاملے پر مرنے مارنے پر تُلے ہوئے ہیں، مجھے اس کی وجہ سمجھ نہیں آئی۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ انہوں نے جو دوسرا حل اپنے لئے تجویز کیا ہے آپ ان کو اس پر عمل کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی نہیں۔ میں ایسی بات نہیں چاہتا۔ میں اس کو فی الحال pending کرتا ہوں۔ میں، رانا صاحب اور سوہنا صاحب اکٹھے بیٹھیں گے اور اس معاملے کو settle کرنے کے بعد فیصلہ دیا جائے گا۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! اشرف سوہنا صاحب نے بات کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ ان کی بات کو چھوڑیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میری رانا ثناء اللہ صاحب کے لئے دعا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں اس پر بات سنوں گا اور نہ کرنے دوں گا۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اُدھر سے اٹھا کر اِدھر لائے تاکہ ان کی خوبصورت شخصیت جیسی تھی ویسے ہی خوبصورت رہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔ اب لاء منسٹر صاحب The Punjab Industrial & Commercial Employment (Standing Orders) (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 38 of 2011) ایوان میں پیش کریں گے۔ جی، راناصاحب!

مسودہ قانون (ترمیم) (سٹینڈنگ آرڈرز) صنعتی و تجارتی ملازمت پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir! I move to introduce the Punjab Industrial & Commercial Employment (Standing Orders) (Amendment) Bill 2011.

جناب شہر یار علی خان: جناب سپیکر! کورم نہ ہے۔

جناب سپیکر: اب question put ہو چکا ہے۔ آپ پہلے point out کرتے تو ٹھیک تھا۔

> The Punjab Industrial & Commercial Employment (Standing Orders) (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule (95) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resources for report up to 31st October 2011.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو question put کرنے سے پہلے point out کرنا چاہئے تھا۔ اب اجلاس کل مورخہ 13۔ ستمبر 2011 صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔